تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی
سِلسِلہ وار کُتب (دوسرا کورس)

اِس کتاب میں
مُسرِف بیٹے کی
تمثیل سے خُدا
باپ کی محبت کو
پیش کیا گیا ہے

شخصی مطالعہ کا کورس

باپ کی محبت

باپ کی محبت

(اس کتاب میں مسرف بیٹے کی تمثیل سے خُدا ''باپ کی محبت'' کو پیش کیا گیا ہے)

شخصی مطالعہ کا کورس

طباعت: فروری 2015
اشاعت: سوئم
حق طبع محفوظ: 2005

دوسرے کورس
کی
پہلی کتاب

فہرست مضامین

حرفِ آغاز 1

پہلا باب: تمثیلات 5

دوسرا باب: آوارگی کی طرف 17

تیسرا باب: رویئے میں تبدیلی 29

چوتھا باب: نئی زندگی 43

پانچواں باب: دونوں بیٹے "باپ کی محبت" سمجھنے سے قاصر 57

تشریحات 67

امتحانی جوابات 71

نتائج کے حصول کے لئے امتحانی سوالنامہ 73

حرفِ آغاز

یہ کتاب مسرف بیٹے کی تمثیل کے متعلق ہے جو مسیح خُداوند نے تعلیم دیتے ہوئے پیش کی۔ ہم اس کتاب کے وسیلہ اس تمثیل میں سے باپ کی محبت کے بارے میں سیکھیں گے۔ یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں سوال و جواب اور ایک امتحانی سوالنامہ دیا گیا ہے۔ کتاب میں ہی سوالوں کے جواب بھی موجود ہیں جن کی تفصیل سوالات کے نیچے درج کی گئی ہے۔ اپنے دیئے گئے جوابات کی پڑتال ضرور کریں اور غلط جوابات کی درستگی کر لیں۔ جوابات کتاب میں درج کیئے جانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کتاب میں دی گئی تعلیم کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

کتاب کے اختتام پر نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ دیا گیا ہے۔ اُس امتحانی سوالنامہ کو مکمل کرنے سے پہلے تمام ابواب کی اچھی طرح نظرِ ثانی کریں تا کہ اُس کو اچھے طریقے سے مکمل کر سکیں۔ نتائج کے حصول کے لئے امتحانی سوالنامہ مکمل کرنے کے بعد اُسے متعلقہ شخص کو دیں یا کتاب پر درج پتہ پر ارسال کریں۔

ہماری دُعا ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ اور بہتر طور پر خُدا ''باپ کی محبت'' کو جان سکیں اور اُس کا اپنی زندگی میں تجربہ بھی کر سکیں۔ آمین

لوقا کی معرفت یسوع المسیح کی انجیل

15 باب 11 تا 32 آیت

11۔ پھر اُس (یسوعؔ) نے کہا، ”کہ کِسی شخص کے دو بیٹے تھے۔
12۔ اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا اَے باپ! مال کا جو حصّہ مجھ کو پہنچتا ہَے مجھے
دیدے۔اُس نے اپنا مال متاع انہیں بانٹ دیا۔
13۔ اور بُہت دِن نہ گزرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دُور دراز مُلک کو روانہ ہوا اور وہاں
اپنا مال بدچلنی میں اُڑا دیا۔
14۔ اور جب سب خرچ کر چکا تو اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ محتاج ہونے لگا۔
15۔ پھر اُس مُلک کے ایک باشندہ کے ہاں جا پڑا۔اُس نے اُس کو اپنے کھیتوں میں سُؤر
چرانے بھیجا۔
16۔ اور اُسے آرزو تھی کہ جو پھلیاں سُؤر کھاتے تھے انہی سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا
تھا۔
17۔ پھر اُس نے ہوش میں آ کر کہا میرے باپ کے بہت سے مزدُوروں کو اِفراط سے روٹی ملتی
ہَے اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں!۔
18۔ میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا اے باپ! میں آسمان کا
اور تیری نظر میں گنہگار ہُوا۔
19۔ اب اِس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔مجھے اپنے مزدُوروں جیسا کر لے۔
20۔ پَس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا۔وہ ابھی دُور ہی تھا کہ اُسے دیکھ کر اُس کے باپ کو
ترس آیا اور دُوڑ کر اُس کو گلے لگا لیا اور چوما۔

21۔ بیٹے نے اُس سے کہا اے باپ! میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہُوا۔ اب اِس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔

22۔ باپ نے اپنے نوکروں سے کہا اچھے سے اچھا لباس جلد نکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جُوتی پہناؤ۔

23۔ اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو تا کہ ہم کھا کر خوشی منائیں۔

24۔ کیونکہ میرا یہ بیٹا مُردہ تھا۔ اب زندہ ہُوا۔ کھو گیا تھا۔ اب ملا ہَے۔ پس وہ خوشی منانے لگے۔

25۔ لیکن اُس کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ جب وہ آکر گھر کے نزدیک پہنچا تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سُنی۔

26۔ اور ایک نوکر کو بُلا کر دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہَے؟۔

27۔ اُس نے اُس سے کہا تیرا بھائی آ گیا ہَے اور تیرے باپ نے پلا ہُوا بچھڑا ذبح کرایا ہَے کیونکہ اُسے بھلا چنگا پایا۔

28۔ وہ غُصّے ہوا اور اندر جانا نہ چاہا مگر اُس کا باپ باہر جا کر اُسے منانے لگا۔

29۔ اُس نے اپنے باپ سے جواب میں کہا دیکھ اتنے برسوں سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیری حُکم عدولی نہیں کی مگر مُجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دِیا کہ اپنے دُوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔

30۔ لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جِس نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دِیا تو اُس کے لیے تو نے پلا ہُوا بچھڑا ذبح کرایا۔

31۔ اُس نے اُس سے کہا بیٹا! تُو تو ہمیشہ میرے پاس ہَے اور جو کچھ میرا ہَے وہ تیرا ہی ہَے۔

32۔ لیکن خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی مُردو تھا۔ اب زِندہ ہُوا۔ کھویا ہُوا تھا۔ اب ملا ہَے۔

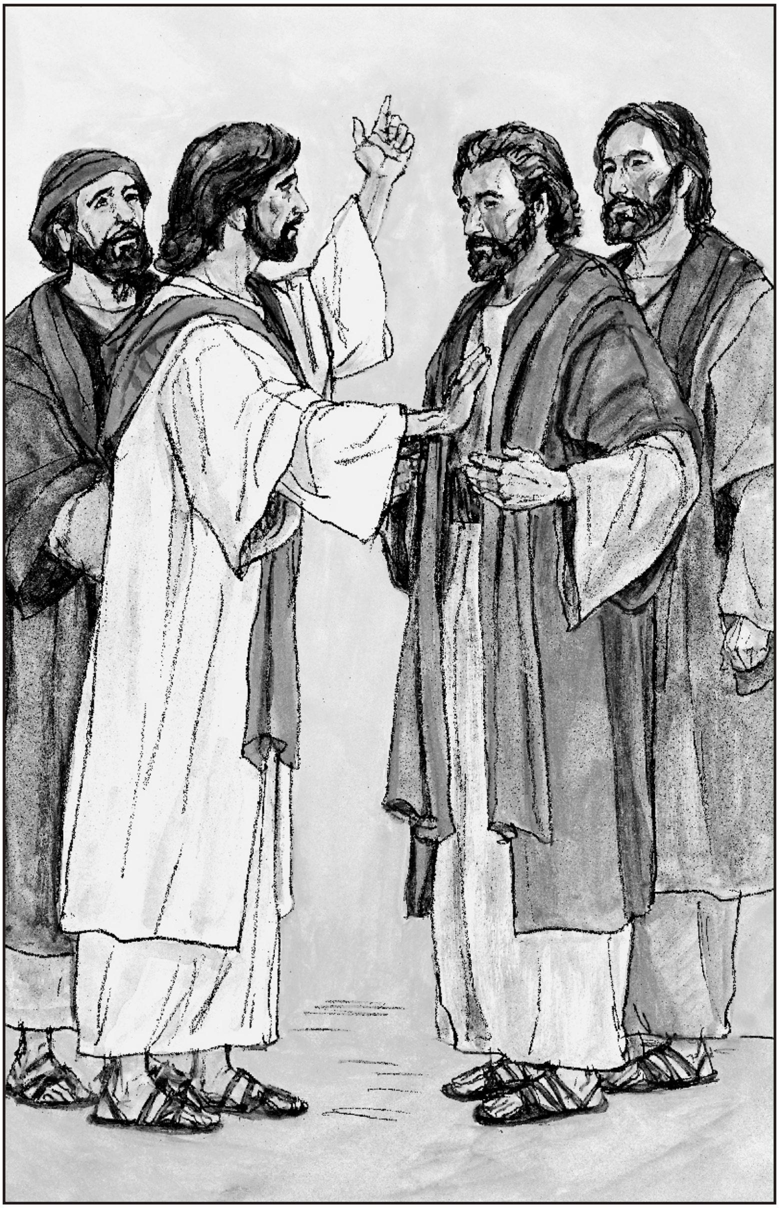

یسوعؑ نے اپنے شاگردوں کو تمثیلات میں تعلیم دی

پہلا باب

تمثیلات

انسان کی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب وہ اپنی زندگی اور اپنے اعمال کا خود احتساب کرتا/کرتی ہے۔ خاموشی میں وہ اپنے آپ سے یہ سوال کرتا ہے کہ اُس نے خُدا اور انسان کے خلاف گُناہ کر کے خُدا اور انسان دونوں کو ناراض کِیا ہَے اور جو کچھ اُس نے کِیا ہَے اُس کا نتیجہ اِس دُنیا میں دُکھ تکلیف اور رُسوائی اور آئندہ زندگی میں سوائے ابدی موت کے اور کُچھ نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ یہ وہ اہم خود احتسابی سوال ہے جو ہم سب کو بھی اپنے آپ سے ضرور کرنا چاہیے۔

اِس سوال کا جواب تلاش کرنے سے پہلے ہمیں خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات

کی نوعیت کو سمجھنا ضروری ہے اور اگر ہم خُدا کے ساتھ اپنے رشتے اور رفاقت کی بنیاد کو سمجھ جاتے ہیں تو ہمیں گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی کا تجربہ حاصل ہو جاتا ہے اور ہم زندگی کی تمام برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور ہمیں ہمارے سوال کا جواب بھی مل جائے گا۔ یسوؔع المسیح نے فرمایا ''ہاں اُس کی بادشاہی کی تلاش میں رہو تو یہ چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی''۔(لوقا12:31)

خُدا باپ کے ساتھ ہمارے رشتے اور رفاقت کی نوعیت کو سمجھانے کیلئے یسوؔع المسیح نے تمثیلات کے ذریعے تعلیم دی اور اکثر تمثیلات کا آغاز اِن الفاظ سے کِیا ''کہ آسمان کی بادشاہی اِس طرح کی ہَے'' اور پھر نہایت آسان الفاظ میں ہمارے معاشرتی واقعات اور روزمّرہ کے کاموں کو تمثیلات میں بیان کیا۔ مثلاً اِن تمثیلات میں کھیتی باڑی، خاندانی زندگی، باپ بیٹے کے تعلقات اور مویشی پالنے کے واقعات سے مسیح خُداوند نے آسمان کی بادشاہی کے متعلق سیکھایا۔

تمام تمثیلات میں دِی گئی تعلیم کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ خُدا کے ساتھ اپنے رشتے اور رفاقت کی نوعیت کو سمجھ کر خُدا کی بادشاہی اور راستبازی کی تلاش کریں اور اپنی زندگی میں اُس بادشاہی کو قائم کریں۔

لفظ تمثیل کا مطلب ہے تشبیہ دینا یا مشابہ ٹھہرانا یعنی ایک کو سمجھانے کیلئے آسان واقعہ میں بیان کرنا۔ تمثیلات میں تعلیم دینے کی کیا وجوہات تھیں آیئے دیکھتے ہیں۔

یسوعؑ ہمارا چرواہا ہے

تمثیلات کے ذریعے تعلیم دینے کی پہلی وجہ؟۔

کیونکہ ہمیں خُدا کو دیکھ نہیں سکتے اور اگر ہم خُدا کو دیکھ نہیں سکتے تو پھر ہم کِس طرح ابدی زندگی، گناہوں کی معافی، خُدا کے ساتھ مضبوط شخصی رشتے اور رفاقت کو حاصل کر سکتے ہیں؟۔ اِس لِئے خُداوند یسوعؔ نے تمثیلات میں خُدا کی بادشاہی کو اُن چیزوں اور واقعات کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے جنہیں لوگ آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ اور اِس تعلیم کا اپنی زندگیوں پر اطلاق کر کے خُدا کے ساتھ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

1۔زندگی کا اہم سوال یہ ہے کہ ''میں جو کچھ بھی خُدا کی نافرمانی کرتا ہوں اُس کا میری .... پر کیا اثر ہوتا ہے۔

2۔جب ہم خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات اور رشتے کی نوعیت کو سمجھ جاتے ہیں تو ہمیں گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی کا .... ہوتا ہے

3۔خُدا .... کے ساتھ ہمارے رشتے تعلقات کی نوعیت کو سمجھانے کیلئے یسوعؔ المسیح نے .... پیش کیں۔

4۔خُداوند یسوعؔ نے جو تمثیلات بیان کیں وہ ان چیزوں کے متعلق تھیں جنہیں لوگ آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔مثلاً .... پالنا، .... کرنا اور خاندانی تعلقات وغیرہ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 11 پر کریں)

تمثیلات کے ذریعے تعلیم دینے کی دوسری وجہ؟

تمثیلات میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اُن کا دوسروں کی زندگیوں پر اثر ہونے کی درج ذیل وجوہات ہیں۔ مثلاً تمثیلات مختصر ہوتی ہیں اور اُن میں سے ہمیں خود نتیجہ اخذ کرنا ہوتا ہے۔ اِس طرح کلامِ مقدّس ہمیں ہمیشہ یاد رہتا ہے۔ کلامِ مقدّس یاد رکھنے کی وجہ سے ہم خُدا کی تابعداری اور حقیقی روحانی زندگی گزار سکتے ہیں۔ روحانی زندگی کا مطلب یہ ہے کہ جو کلام ہم سنیں اُس پر عمل بھی کریں۔

اِس کے علاوہ جو (گفتگو) یا کلام ہم کریں اُس کا عملی نمونہ ہماری زندگیوں سے ظاہر ہو۔ یعنی ہم صرف کلیسیاء کے پُر جوش رکن ہی نظر نہ آئیں بلکہ مسیح کے تابع زندگی بسر بھی کرتے ہوں۔ جن لوگوں کی زندگیوں میں مسیح خُداوند نہیں ہے۔ وہ شریعتی زندگی بسر کرتے ہیں۔ شریعت میں وہ تمام قوانین موجود ہیں جن کو پورا کرنے کا حکم ہمیں دیا گیا ہے اور اُن کاموں کو بھی درج کیا گیا ہے جن کو کرنے کی ہمیں اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ شریعت کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ کے گُناہ معاف ہو گئے۔ گُناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی شریعت پر عمل کرنے سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں۔

کلامِ مُقدّس کے مطابق شریعت کی تابعداری سے راستبازی کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ راستبازی اور پاکیزگی یسوعؔ المسیح پر ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی

خُدا نے موسیٰ کو دَس احکام کی لوحیں دِیں

ہے۔(رومیوں 3:21-22) مگر اَب شریعت کے بغیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہر ہوئی ہے جس کی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔یعنی خُدا کی وہ راست بازی جو یسوعؔ مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں۔اِس لِئے جو کچھ یسوعؔ مسیح نے ہماری خاطر کیا ہے اُسی کی وجہ ہے خُدا ہم سے محبت رکھتا اور ہمیں قبول کرتا ہے۔کیونکہ جو کچھ ہم خُدا کیلئے کرتے ہیں اُس سے ہم اُس کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتے ۔خُدا کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہماری کوئی بڑائی نہیں۔خُدا کے ساتھ ہماری رفاقت اُس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم اُس کے بیٹے یسوعؔ مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔یا مسیح خُداوند کو قبول کر لیتے ہیں۔اِس لِئے بائبل مُقدّس ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خُدا ہمیں ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔اِس بات کو سمجھانے کیلئے یسوعؔ المسیح نے تمثیلات کے ذریعے ہمیں تعلیم دی ہے۔

مُسرف بیٹے کی تمثیل کا آغاز اِس طرح ہوتا ہے کہ، ”کسی شخص کے دو بیٹے تھے“۔یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھے اور وہ شخص دونوں بیٹوں سے یکساں محبت رکھتا تھا مگر دونوں بیٹے باپ کی محبت کو سمجھ نہ سکے۔بائبل مُقدّس میں یہ تمثیل (لوقا 15:11-32) میں لکھی ہے۔عام طور پر یہ تمثیل مُسرف بیٹے کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔لیکن اِس کتاب میں اِس تمثیل کو، ”باپ کی محبت“ کے نام سے

?	صفحہ 8 کے جوابات:1۔ زندگی ؛ 2۔تجربہ ؛ 3۔باپ، تمثیلات ؛ 4۔مویشی، کھیتی باڑی ؛

موسُوم کیا گیا ہے۔ کیونکہ اِس تمثیل میں ہمیں خُدا باپ کی محبت کو بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اِس لِئے غور کریں اور اِس تمثیل سے خُدا ''باپ کی محبت'' کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ایک اور بات غور طلب ہے کہ آپ اِن دونوں بیٹوں میں سے کس بیٹے کی مانند ہیں؟ یا کسی نہ کسی طرح دونوں بیٹوں کی مانند ہیں؟۔ اور اگر باپ دونوں بیٹوں سے یکساں محبت رکھتا تھا تو ہمارا آسمانی باپ ہم سے ابدی محبت کیوں نہ رکھے گا۔

5۔ تمثیل میں جو چیز بیان کی جاتی ہے وہ زیادہ.......................رکھتی ہے کیونکہ تمثیل مختصر ہوتی ہے جس میں سے ہمیں خود ہی..............................اخذ کرنا ہوتا ہے۔

6۔ روحانی زندگی کا..............................یہ ہے کہ جو کلام آپ سنتے ہیں اُس پر عمل کرتے ہیں اور جو کلام آپ کرتے ہیں عملی طور پر آپ کی..............................سے ظاہر ہوتا ہے۔

7۔ شریعت کی تابعداری سے ....کا کوئی تعلق نہیں۔ اور خُدا کی راستبازی یسوعؔ المسیح پر......................لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 14 پر کریں)

نظرِثانی

انسان کی زندگی میں ایسے لمحات بھی آتے ہیں جب وہ اپنی زندگی اور اپنے اعمال کا خود احتساب کرتا/کرتی ہے۔ خاموشی میں وہ اپنے آپ سے یہ سوال کرتا ہے کہ اُس نے خُدا اور انسان کے خلاف گُناہ کر کے خُدا اور انسان دونوں کو ناراض کِیا ہَے اور جو کچھ اُس نے کِیا ہَے اُس کا نتیجہ اِس دُنیا میں دُکھ تکلیف اور رُسوائی اور آئندہ زندگی میں سوائے ابدی موت کے اور کُچھ نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ یہ وہ اہم خود احتسابی سوال ہے جو ہم سب کو بھی اپنے آپ سے ضرور کرنا چاہیے۔ خُدا باپ کے ساتھ ہمارے رشتے اور رفاقت کی نوعیت کو سمجھانے کیلئے مسیح خُداوند نے تمثیلات کے ذریعے تعلیم دی۔

اکثر تمثیلات کا آغاز اِن الفاظ سے ہوتا ہے، ''کہ آسمان کی بادشاہی اِس طرح کی ہے'' اور پھر نہایت آسان الفاظ میں ہمارے معاشرتی واقعات اور روزمّرہ کے کاموں کو تمثیلات میں بیان کیا ہے۔ مثلاً اِن تمثیلات میں کھیتی باڑی، خاندانی زندگی، باپ بیٹے کے تعلقات اور مویشی پالنے کے واقعات سے مسیح خُداوند نے آسمان کی بادشاہی کے متعلق سکھایا۔ لفظ تمثیل کا مطلب ہے تشبیہ دینا یا مشابہ ٹھہرانا یعنی ایک بات کو سمجھانے کیلئے آسان واقعہ میں بیان کرنا۔ یہ کتاب مُسرف بیٹے کی تمثیل کے متعلق ہے لیکن اِس کتاب کو خُدا کی محبت کے نام سے موسُوم کِیا گیا ہے۔ کیونکہ

اِس تمثیل میں خُدا باپ کی محبت کو بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایک اور بات غور طلب ہے کہ آپ اِن دونوں بیٹوں میں سے کِس بیٹے کی مانند ہیں یا کِسی نہ کسی طرح دونوں بیٹوں کی ہی مانند ہیں؟۔ اور اگر باپ دونوں بیٹوں سے یکساں محبت رکھتا تھا تو ہمارا آسمانی باپ ہم سے ابدی محبت کیوں نہ رکھے گا۔

امتحانی سوالنامہ

صحیح فقرات کے سامنے + اور غلط فقرات کے سامنے O کا نشان لگائیں۔

1۔ ______ ہم خُدا کو دیکھ نہیں سکتے۔

2۔ ______ اکثر لوگ سوچتے ہیں کہ خُدا اُن کو رد کر دے گا اگر وہ نیک زندگی نہیں گزاریں گے۔

3۔ ______ خُدا ہمیں یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے قبول کرتا ہے جس نے ہمارے گُناہوں کیلئے اپنی جان دے دی۔

4۔ ______ ہم راستبازی شریعت پر عمل کر کے حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ راستبازی خُدا کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

?

صفحہ 11 کے جوابات: 5۔اثر، نتیجہ ؛ 6۔مطلب، زندگی ؛
7۔ راستبازی ، ایمان ؛

خالی جگہ پُر کریں۔

5۔خُدا یسوعؔ نے .... کے ذریعے خُدا کی بادشاہی کے متعلق ....دی۔

6۔گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی .... پرعمل کرنے سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اِس سے خُدا کی ....میں داخل ہو سکتے ہیں۔

7۔شریعت کی تابعداری سے ....کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ راستبازی یسوعؔ المسیح پر..............................لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔

8۔یہ تمثیل ایک ایسے......................کے متعلق جس کے دو.................. تھے۔

9۔اگر باپ دونوں بیٹوں سے یکساں ....کرتا تھا تو ہمارا آسمانی ....ہم سے ابدی محبت کیوں نہ رکھے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 71 پر کریں)

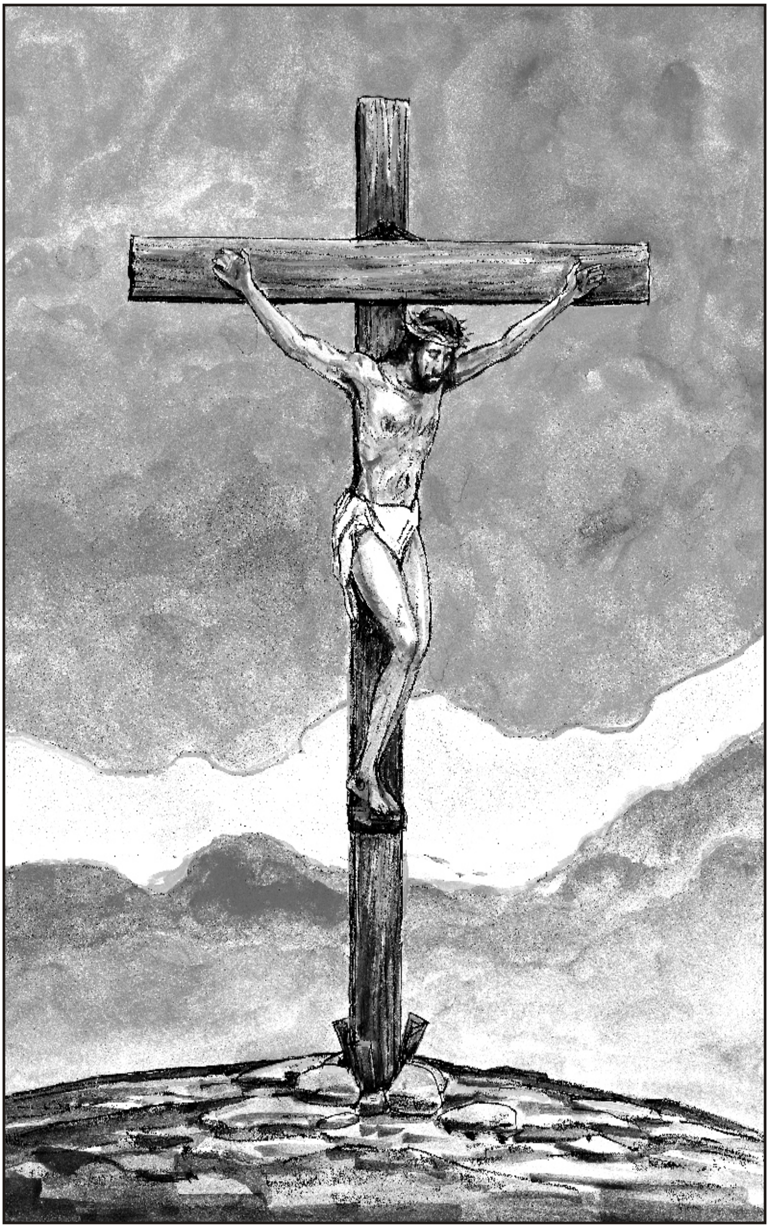

خُدا نے ہماری نجات کا انتظام کِیا

دوسرا باب

آوارگی کی طرف

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ جن لوگوں سے ہم زیادہ محبت رکھتے ہیں وہی ہمیں زیادہ دُکھ پہنچاتے ہیں اور ممکن ہے آپ نے بھی اُن کو دُکھ پہنچایا ہو جو آپ سے محبت رکھتے ہیں۔ حقیقی محبت میں سب سے افسوناک بات یہ ہی ہے کہ آپ کے پیارے ہی آپ کو دُکھ پہنچاتے اور اُس دُکھ کو سہنے کیلئے آپ کو تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔

خُدا اچھی طرح سے جانتا ہے کہ محبت رکھنے کا مطلب دُکھ سہنا ہے۔ اِس لئے کہ وہ ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے۔ خُدا باپ کی محبت کو سمجھانے کیلئے یسوعؔ المسیح

نے یہ تمثیل پیش کی۔اُس نے فرمایا۔

’’کِسی شخص کے دو بیٹے تھے۔اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا اَے باپ! مال کا جو حصہ مجھ کو پہنچتا ہے مجھے دیدے۔اُس نے اپنا مال متاع اُنہیں بانٹ دِیا۔اور بہت دِن نہ گُزرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دُور دراز مُلک کو روانہ ہوااور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اُڑا دِیا۔‘‘(لوقا 15:11-13)

یہ چند جملے اُس جوان اور اُس کے باپ کی فطرت کو ہم پر واضح کرتے ہیں۔ جو کچھ چھوٹے بیٹے نے کِیا اُس کے پیچھے محض سرد مہری، محبت سے خالی دِل اور عیش پرستی نظر آتی ہے۔کیونکہ اُس نے اپنی وراثت کے حصّہ کا مطالبہ وقت سے پہلے کر دیا۔ یہ بالکل ایسے ہی جیسے یہ کہنا کہ ’’تم میرے لِئے مر گئے ہو۔‘‘

باپ نے بیٹے کو وہ سب کچھ دے دیا جِس کا اُس نے مطالبہ کِیا۔اَب جائیداد کا ایک حصّہ خاندان کی مشترکہ ملکیت نہ رہا بلکہ صرف ایک نوجوان بیٹے کی جائیداد بن گئی۔ وہ نوجوان وراثت کے اُس حصّہ کو جو باپ نے اُسے دے دِیا تھا ہماری جائیداد کہنے کی بجائے ’’میری‘‘ جائیداد کہتا ہوگا۔

اَب وہ نوجوان ایک نئی روش اختیار کرتا ہے اور وہ سب کچھ جو اُس کے پاس تھا بیچ کر آوارگی کیلئے دوسرے مُلک کی طرف نِکل جاتا ہے۔وہ فصلیں اور مویشی جو خاندان کی مشترکہ جائیداد کا حصّہ ہوا کرتی تھیں اَب غیروں کے پاس چلی گئیں مگر اُس

نوجوان کو اِن باتوں کا بالکل احساس نہ ہوا کہ جو جائیداد اُس کے باپ نے بڑی محنت سے بنائی تھی وہ اُسے برباد کر رہا ہے۔

اپنے سارے عمل سے وہ اپنے باپ پر یہ واضح کر دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی خاندان کے زیرِ اثر نہیں گزار سکتا۔ اور اُس کی زندگی خاندان کی سوچ اور رفاقت سے کہیں زیادہ معنی رکھتی ہے۔ آپ تصور کریں کہ باپ کے احساسات اور جذبات کیا ہوں گے اور اُس وقت باپ کے دل پر کیا گُزری ہوگی۔

باپ نے نہ صرف جائیداد بلکہ اپنا بیش قیمت بیٹا بھی کھو دِیا تھا جس سے وہ حقیقی محبت رکھتا تھا۔ باپ کو اِس بات کا احساس تھا کہ شائد وہ اپنے بیٹے کو زندگی میں اب کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ کیونکہ اُس کے بیٹے نے زندگی کا صحیح راستہ چھوڑ کر آوارگی۔ دُکھ۔ عیش پرستی اور موت کا راستہ اپنا لیا تھا۔

1۔ حقیقی.................. میں سب سے افسوناک بات یہ ہے کہ آپ کے پیارے ہی آپ کو دُکھ پہنچاتے اور اُس دُکھ کو سہنے کیلئے.................. چھوڑ دیتے ہیں۔

2۔ خُدا باپ کی محبت.............................. کیلئے یسوعؔ المسیح نے مُسرف بیٹے کی ....پیش کی۔

3۔ باپ نے.................. کو سب کچھ دے دِیا جس کا اُس نے................ کیا تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 کے آخر میں کریں)

یاد رکھیں کہ باپ نے بیٹے کو جانے سے نہیں روکا۔ اُس نے اپنے بیٹے کو روکنے کیلئے نہ تو اُسے دھمکایا اور نہ ہی اُسے گھر پر ٹھہرنے کیلئے کوئی دلیل پیش کی۔ اِس کے علاوہ باپ نے کوئی بھی اور طریقہ اختیار نہ کیا جس سے اُس کا بیٹا جائیداد کو بیچنے سے رُک جاتا۔ کیونکہ وہ صرف اپنے بیٹے کی محبت کا مشتاق تھا اِس لِئے کہ اگر باپ کی محبت بیٹے کو نہیں روک سکتی تھی اُسے جانے سے روکنے کیلئے کوئی بھی اَور طریقہ اپنانا بے کار تھا۔ ممکن ہے کہ باپ سختی سے اپنے بیٹے کو روک تو لیتا مگر اُس بیٹے کا دِل اپنے باپ کے ساتھ وفادار نہ رہتا۔ کلامِ مُقدّس کے مطابق ''کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خُداوند فرماتا ہے کہ یعنی سلامتی کے خیالات۔ برائی کے نہیں تا کہ میں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں۔''(یرمیاہ 11:29)

اَب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ اپنے آپ کو چھوٹے بیٹے کی مانند دیکھتے ہیں؟۔ اور کیا آپ کی زندگی میں ایسی عادات اور طور طریقے پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے خُدا کی ابدی محبت اور اُس کا ہماری زندگی کیلئے منصوبہ نظر انداز ہوتا ہو؟ اور اگر ایسا ہے تو آپ ضرور اِس حالت کو خُداوند کے سامنے رکھیں ورنہ مُسرف بیٹے کی طرح تمام دُکھ برداشت کرنے کے بعد آپ بھی یہ سوال کریں گے کہ خُدا نے مجھے اُس وقت کیوں نہ روکا؟ مگر اِس تمثیل سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خُدا اُس باپ کی طرح ہے جو ہمیں طاقت سے نہیں بلکہ اپنی محبت سے بُرے کاموں سے روکنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس سے محبت کریں۔

اگر ہم اُس کی محبت کی پہچان نہیں رکھتے اور اُس کے ساتھ زندگی گزارنے کیلیئے رضامند نہیں ہوتے تو وہ صبر سے اُس وقت کا انتظار کرتا ہے جب تک ہم خود اُس کی محبت کو پہچان کر اُس کی طرف واپس لَوٹ نہیں آتے اور پورے دِل سے اُس کی وفاداری کا اعلان نہیں کرتے۔ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے، ''اور تم سے اے بنی اسرائیل خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے کہ جاؤ اور اپنے بُت کی عبادت کرو اور آگے کو بھی تم میری نہ سُنو گے۔لیکن اپنی قربانیوں اور اپنے بتوں سے میرے مُقدّس نام کی تکفیر نہ کرو گے۔''
(حزقی ایل 39:20)

خُدا لوگوں کو اپنے ساتھ تعلقات استوار کرنے کیلیئے مجبور نہیں کرتا۔ وہ انسان کو اپنی مرضی سے سب کچھ کرنے دیتا ہے۔یعنی جو کچھ انسان کی نظر میں درست ہوتا ہے وہ کرتا ہے۔لیکن جب بھی انسان کو خُدا اور اُس کی محبت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خُدا اُس کیلیئے ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔

4۔ باپ نے بیٹے کو جانے سے.................................... کیلیئے نہ تو اُسے دھمکایا نہ ہی اُسے گھر پر ٹھہرنے کیلیئے .... دی اور نہ ہی کوئی اور طریقہ اپنایا۔

5۔ وہ نہ تو اپنے .... سے کام کروانا چاہتا تھا اور نہ ہی صرف اُس کی موجودگی چاہتا تھا بلکہ وہ اپنے بیٹے کی .... کا مشتاق تھا۔

6۔خُدا باپ ہمیں..................................سے نہیں بلکہ اپنی محبت سے روکنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس سے............................کریں۔

7 ۔..................................کو جب خُدا اور اُس کی محبت کی ضرورت ہوتی ہے تو ....اُس کیلئے ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 24 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

؟	صفحہ نمبر 20 کے جوابات: 1۔محبت، تنہا۔ 2۔سمجھانے، تمثیل 3۔بیٹے، مطالبہ

خُدا نے فرشتہ کے ذریعے پطرس کی مدد کی

نظرِثانی باب دوم

خُدا ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے اور وہ اچھی طرح سے جانتا ہے کہ محبت رکھنے کا مطلب دُکھ سہنا ہے ۔ خُدا باپ کی محبت کو سمجھانے کیلئے یسوعؔ المسیح نے مسُرف بیٹے کی تمثیل پیش کی ۔ اُس نے فرمایا کہ کسی شخص کے دو بیٹے تھے ۔ اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا اے باپ! مال کا جو حصّہ مجھ کو پہنچتا ہے مجھے دیدے۔ اُس نے اپنا مال متاع اُنہیں بانٹ دیا۔ اور بہت دن نہ گذرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دُور دراز ملک کو روانہ ہوا اور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اُڑا دیا۔ اُس نے اپنے باپ پر یہ واضح کر دیا کہ وہ اپنی زندگی خاندان کے زیرِ اثر نہیں گزار سکتا اور اُس کی زندگی اُس کے خاندان کی سوچ سے کہیں زیادہ معنی رکھتی ہے ۔ اُس کے باپ نے اُسے رُکنے پر مجبور نہ کیا۔ باپ اپنے بیٹے کی محبت کا مشتاق تھا اور اگر باپ کی محبت بیٹے کو نہیں روک سکتی تھی تو اُس کو روکنے کیلئے کوئی اور طریقہ اختیار کرنا بے کار تھا۔ جب ہم بھی اپنی زندگی اپنے ڈھنگ سے گزارنا چاہتے ہیں نہ کہ خُدا کے طریقے سے تو اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم خُدا پر یقین نہیں رکھتے کہ وہ ہماری فکر کرتا ہے ۔ خُدا ہمیں اپنے پاس واپس آنے کیلئے مجبور نہیں کرتا ۔ وہ صبر سے انتظار کرتا ہے جب تک کہ ہم محسوس نہیں کر لیتے کہ ہمیں اُس کی ضرورت ہے اور جب انسان کو خُدا اور اُس کی محبت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو خُدا ہمیشہ اُس کیلئے موجود ہوتا ہے ۔

؟ صفحہ 22 کے جوابات: 4۔ روکنے، دلیل 5۔ بیٹے، محبت 6۔ طاقت، محبت 7۔ انسان، خُدا۔

امتحانی سوالنامہ

بہترین جواب کے سامنے صحیح کا نشان لگائیں۔

1۔جب ہم خُدا سے دُور ہو جاتے ہیں؟

الف۔ وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

ب۔ اِس سے وہ دُکھی ہوتا ہے۔

ج۔ وہ ہمیں اپنے پاس آنے کیلئے مجبور کرتا ہے۔

2۔یرمیاہ 11:29 میں یوں مرقوم ہے۔کیونکہ میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کو جانتا ہوں خُداوند فرماتا ہے یعنی سلامتی کے خیالات؟

الف۔ برائی کے نہیں تا کہ میں تم کو نیک انجام کی اُمید بخشوں۔

ب۔ لاتعلقی اختیار کروں۔

ج۔ میں تمہیں نقصان پہنچانے کے منصوبے نہیں بناتا۔

3۔خُدا ہمیں اپنا بنانا چاہتا ہے؟

الف۔اپنی محبت سے

ب۔وعدوں کے ساتھ

ج۔ہم سے ''انتخاب'' کی صلاحیت واپس لے کر۔

4۔چھوٹا بیٹا اپنا گھر چھوڑ دیتا ہے؟

الف۔کیونکہ وہ اپنے باپ کو دُکھ نہیں دینا چاہتا۔

ب۔کیونکہ وہ اپنے باپ کا مزدور نہیں بننا چاہتا۔

ج۔اِس لِئے کہ وہ آوارگی کو پسند کرتا ہے۔

5۔جب باپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا بیٹا جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر دے گا تو وہ

الف۔بادشاہ کی عدالت تے رجوع کرتا ہے۔

ب۔اپنے بیٹے کو دھمکیاں دیتا ہے۔

ج۔بیٹے کو روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کرتا۔

6۔ جب ہم اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں اور خُدا کے اختیار میں چلنے سے انکار کر دیتے ہیں تو اِس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہم

الف۔ پریشان اور لاعلم ہیں۔

ب۔ آزاد ہو جاتے ہیں۔

ج۔ خُدا کی محبت کا ہمیں یقین نہیں ہوتا۔

7۔ اگر ہم خُدا کی محبت کا یقین نہیں کرتے تو خُدا۔

الف۔ ہم سے پیار کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

ب۔ صبر سے انتظار کرتا ہے جب تک ہم اُس کی محبت کا یقین نہ کر لیں۔

ج۔ ہم پر دباؤ ڈالے گا تا کہ ہم اُس کا یقین کریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 71 پر کریں)

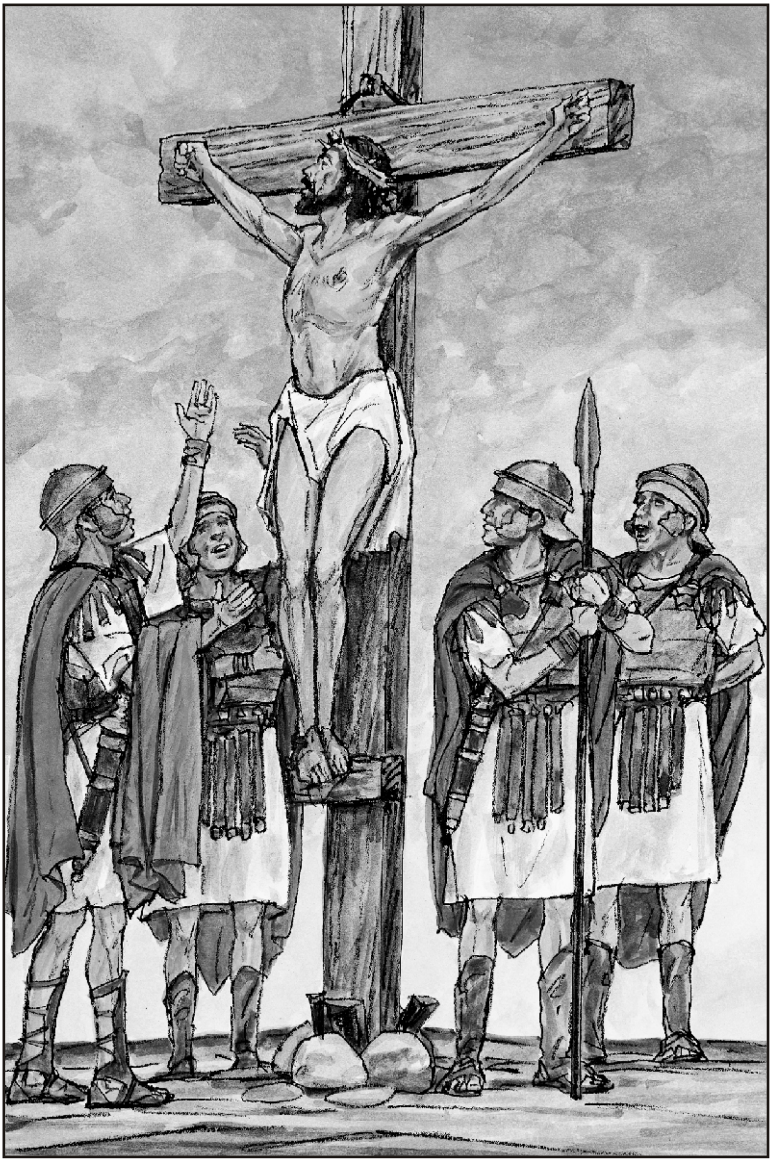

یسوؔع نے ہمارے گناہوں کی خاطر دُکھ اُٹھایا

تیسرا باب
رویے میں تبدیلی

جو لوگ منشیات کے عادی لوگوں کی بحالی کیلئے کام کرتے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ یہ کام چٹان کی بنیاد پر ضرب لگانے کے مترادف ہے۔ اصل میں منشیات کے عادی لوگوں کی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ نشے کی عادت کی وجہ سے وہ زندگی کی اہمیت کھو چکے ہیں اور جب یہ احساس اُن کی زندگی میں پیدا ہوتا ہے تو اُس وقت وہ نشے کی چٹان کی بنیاد کو ہلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب وہ زندگی کے اِس تجربے سے گزرتے ہیں تو اِس تجربہ کو منشیات سے بحالی کا نام دیا جاتا ہے۔

منشیات سے بحالی کے فیصلے کو چٹان کی بنیاد کو ہلانا اِس لئے بھی کہتے ہیں کہ اُس لمحہ منشیات کا عادی شخص یہ تصور کرتا ہے کہ ایک بڑی مشکل میں پھنس چکا ہے۔ممکن ہے کہ آپ اِس قسم کے تجربہ سے گزرنے والے اشخاص کو جانتے ہوں۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اِس قسم کی کیفیت سے بھی واقف ہوں۔ یہ بڑی ہی خوفناک حالت ہوتی ہے۔

لیکن یادرکھیں کہ انسان کو خُدا کے رحم اور فضل کی ضرورت ہے۔ اِس تمثیل میں یسوعؔ المسیح میں خُدا باپ کے رحم اور فضل کو ہم پر واضح کیا ہے۔ممکن ہے کہ چھوٹا بیٹا منشیات کا عادی نہ ہو۔لیکن اِس تمثیل میں اُس کی عیش پرستی کے اہم ثبوت ملتے ہیں۔ وہ فضول خرچی اور عیش پرستی کے نشہ کی چٹان کی بنیاد کو ہلانے اور فیصلہ کرنے کی گھڑی کے تجربات سے گزر رہا تھا۔

کیونکہ لکھا ہے، ''اور جب وہ سب خرچ کر چکا تو اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ محتاج ہونے لگا۔ پھر اُس ملک کے ایک باشندہ کے ہاں جا پڑا۔اُس نے اُس کو اپنے کھیتوں میں سُؤر چرانے بھیجا۔اور اُسے آرزو تھی کہ جو پھلیاں سُؤر کھاتے تھے اُن ہی سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا۔ پھر اُس نے ہوش میں آ کر کہا میرے باپ کے بہت سے مزدوروں کو افراط سے روٹی ملتی ہے اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور اس سے کہوں گا۔اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار رہوا۔اَب اِس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔

مجھے اپنے مزدوروں جیسا کر لے ۔ پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا ۔‘‘ (لوقا15:14-20) مُسرف بیٹے کو زندگی میں کچھ ایسے تجربات ہوئے کہ اُس کے احساسات جاگ اُٹھے اور جو کچھ اُس نے کِیا تھا اُس سے اُس کو نفرت ہونے لگی ۔ اِس لِئے وہ اپنے رویے پر پچھتایا اور اُسے اپنی زندگی پر ترس بھی آیا۔

اُس نے سوچا تھا کہ باپ سے دُور رہ کر وہ اپنی مرضی کی زندگی گزار سکے گا اور سب کچھ اُس کی مرضی کے مطابق ہی ہو گا ۔ لیکن جب وہ اپنے باپ سے دُور پردیس میں تھا تو سب کچھ اُس کی خواہش کے مطابق نہ ہوا۔ وہ سارا مال متاع ختم کر چکا اور اُس کے تمام دوست جو صرف اُس وقت تک دوست تھے جب تک کہ اُس کے پاس شراب اور بدکاری پر خرچ کرنے کیلئے پیسے موجود تھے۔ اَب نہ تو اُس کے پاس اپنا مکان تھا جہاں وہ آرام کر سکتا اور نہ ہی کھانے کیلئے پیسے تھے کہ کچھ خرید کر کھا سکتا ۔ خوشیوں سے بھری اور مشکلات سے آزاد زندگی ختم ہو چکی تھی ۔

مُسرف بیٹا پیٹ بھرنے کیلئے غلاموں کی طرح کی ملازمت بڑی ہی مشکل سے ڈھونڈ پایا۔ جس میں سُؤروں کی دیکھ بھال کرنا تھی ۔ اُس کام سے اُسے شرم بھی محسوس ہوتی تھی کیونکہ اُس کی پرورش ایک امیر گھرانے میں ہوئی تھی ۔ یہ سب کرنا اُس کو پسند نہ تھا اور جب وہ سُؤروں کی ہی خوراک سے اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش کرتا تو سُؤر اُس کو اُس خوراک سے بھی سَیر نہ ہونے دیتے تھے ۔ اِس لِئے اُسے اپنی زندگی لعنت سے بھری زندگی محسوس ہونے لگی ۔

تب اُس نے سنجیدگی سے اپنی زندگی کے متعلق سوچنا شروع کیا اور زندگی میں موجود تمام خرابیوں اور غلطیوں پر غور کیا۔ اگر چہ وہ اپنے باپ کے گھر میں رہتے ہوئے بہت سے کام کرنا پسند نہیں کرتا تھا لیکن اِس وقت وہ اُس کام کو بھی کرنے پر مجبور تھا جو اُس کی اور دوسروں کی نظروں میں نفرت انگیز کام تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُس کے باپ کے گھر میں نوکروں کو پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے اور وہاں کسی کو بھی فاقہ نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن جب وہ اپنے باپ کے گھر واپس جانے کے لئے سوچتا تو اُس کا غرور اُسے واپس جانے سے روکتا تھا۔ مگر اُس کا غرور اُس کا پیٹ تو نہیں بھر سکتا تھا۔

جب اُس نے اپنے باپ کے گھر واپس جانے کے متعلق سوچنا شروع کیا تو اُس کیلئے یہ بات بہت دُکھ کی تھی کہ اُس نے اپنی زندگی میں سب کچھ گنوا دِیا۔ اُس کے روشن خیالات اور بڑے بڑے منصوبے بیوقوفی ثابت ہوئے تھے۔ اُس کا ذہن، طاقت اور خوبصورتی پہلے جیسے نہ رہے تھے۔ اَب اُس کو صرف تین الفاظ ہی کہنے تھے جو نہایت مشکل الفاظ سمجھے جاتے تھے۔ اور وہ تین الفاظ یہ ہیں ''میں غلط تھا''۔ یہ الفاظ چاہے آپ اپنی ذات کیلئے ہی کیوں نہ استعمال کریں اِن الفاظ کو استعمال کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی عزتِ نفس مجروع ہو رہی ہے۔

بائبل مُقدّس کے مطابق اگر کوئی بھی اپنے گناہوں کا اقرار کر لیتا ہے تو وہ حقیقی زندگی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ اپنی سوچ میں تبدیلی لانے سے ہی رویے میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ خُدا کے ساتھ رشتے اور رفاقت کی اصل بنیاد اپنے آپ کو

بابل کا برج بنانے پر لوگوں نے فخر کیا

خُدا کے سامنے خالی کر دینے پہ ہے۔ کیونکہ جب ہم یسوع مسیح کے وسیلے خُدا باپ کے سامنے جاتے ہیں تو وہ ہمارے تمام گُناہ بخش دیتا ہے اِس لِئے ہم میں صرف یہ تین الفاظ کہنے کی ہمت ہونی چاہیے۔ اِس لِئے بائبل مُقدّس گناہوں کا اقرار کرنے اور اُن سے توبہ کرنے کو خُدا کی طرف سے ایک انعام قرار دیتی ہے۔ رسولوں کے اعمال 31:5 میں یوں مرقوم ہے ''تا کہ اسرائیل کوتوبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی دے'' یہ ایسا انعام ہے جو وقتی طور پر تو عزتِ نفس کو مجروح کرتا ہے لیکن آپ کو مستقبل کی تمام تکلیفوں سے بچالیتا ہے۔

1۔ دوست صرف اُس وقت تک .... تھے جب تک وہ شراب اور بدکاری کیلئے پیسے دینے کے قابل تھا۔

2۔ اِس کے باپ کے .... میں نوکر بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہاں کسی کو .... نہیں کرنا پڑتا۔

3۔ انسان کی زندگی میں رویے کی تبدیلی خُدا کی طرف سے ایک عظیم .... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 37 پر کریں)

لیکن ہم یہ یاد رکھیں کہ چھوٹے بیٹے کی سوچ میں وہ اہم تبدیلی جس کی اُسے بہت ضرورت تھی ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ ممکن ہے کہ اُس کا باپ اُسے

معاف نہ کرے اور صرف اُسے ملازم کے طور پر ہی قبول کرے۔ اِس لِئے اُس نے سوچا کہ وہ اپنے باپ سے اُس کے مزدور کی حیثیت سے کام کرنے کی درخواست کرے گا تا کہ وہ فاقہ کشی اور ذلت کی زندگی سے بچ سکے۔ ایسی ہی سوچ بہت سے لوگ خُدا باپ کے متعلق اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن اِس قسم کی سوچ رکھنے کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ لوگ خُدا ''باپ کی محبت'' سے واقفیت نہیں رکھتے جِس طرح سے مُسرف بیٹا اپنے باپ کی محبت سے ناواقف تھا۔

آپ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا آپ بھی ابھی تک خُدا باپ کی محبت کو نہیں سمجھ سکے؟ کیا آپ نے کبھی خُدا سے اِس قسم کا وعدہ کِیا ہے کہ اے باپ اگر تو زندگی میں اِس دفعہ مجھے معاف کر دے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ کام دوبارہ نہیں کروں گا؟ اور باقاعدگی سے تیری عبادت کروں گا۔ شائد آپ بھی مُسرف بیٹے کی طرح سوچتے ہوں کہ مجھے خُدا کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا پڑے گا ورنہ خُدا میرے لِئے کچھ بھی نہیں کر سکے گا اور نہ ہی میں اِس طرح سے اپنی غلطیوں کی معافی حاصل کر سکوں گا۔

جیسی سودے بازی مُسرف بیٹے نے اپنے باپ سے کرنے کی کوشش کی تھی اگر آپ نے بھی اپنی زندگی میں کبھی خُدا کے ساتھ ایسی سودے بازی کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ وہ آپ کی مدد کرے تو یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ آپ سودے بازی میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے اور نہ ہی خُدا آپ سے اِس لِئے محبت کرتا ہے کہ آپ اُس کیلئے کچھ کریں۔ خُدا آپ سے محبت اِس لِئے بھی نہیں کرتا کہ آپ ایک

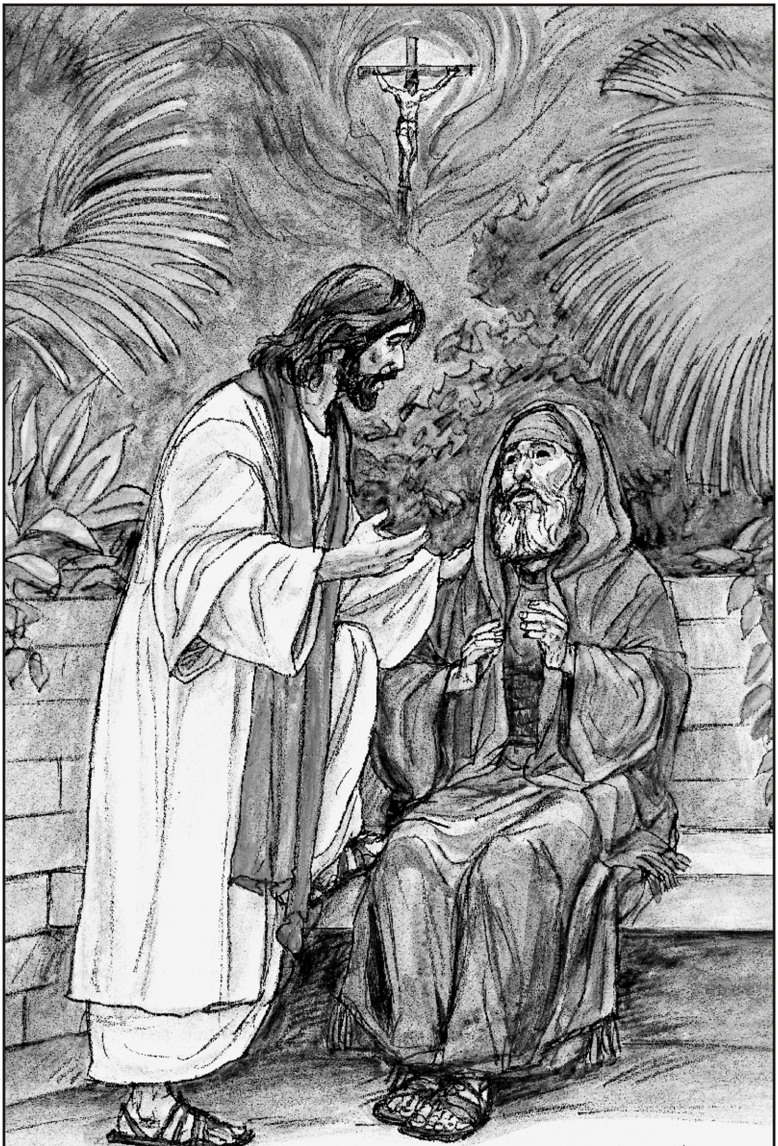

خُدا کی محبت خُداوند یسوعؔ مسیح نے دُنیا پر ظاہر کی

راستبازی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ کی سوچ اور کام بہت اچھے ہیں۔ بلکہ خُدا باپ آپ سے اِس لِئے محبت کرتا ہے کیونکہ "وہ محبت ہے" وہ ہمیں اِس لِئے معاف کرتا ہے کیونکہ یسوعؔ مسیح نے ہمارے لِئے صلیبی موت برداشت کی اور ہمارے گُناہوں کا فدیہ دِیا۔

خُدا ہمارے رویے اور سوچ میں تبدیلی لانا چاہتا ہے۔ جس طرح کی سوچ اُس کے اور اُس کی محبت کے بارے میں ہم رکھتے ہیں ہمیں اُس سوچ کو تبدیل کرنا ہوگا۔ خُدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اور رفاقت اُس وقت تک بحال نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی زندگی کا اختیار یسوعؔ مسیح کے حوالے نہیں کر دیتے اِس لِئے ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم ایمان رکھیں کہ خُدا باپ ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے۔

4۔ شاید آپ مُسرف بیٹے کی طرح سوچتے ہوں کہ مجھے..................... کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہے ورنہ..................... میرے لِئے کچھ نہیں کرے گا۔

5۔ خُدا آپ سے اِس لِئے .... کرتا اور آپ کی مدد کرتا ہے کہ ایک .... زندگی گزارتے ہیں اور آپ کی سوچ اور کام اچھے ہیں۔

6۔ خُدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کی..................... کا یقین کریں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 38 پر کریں)

?	صفحہ 34 کے جوابات: 1۔ دوست 2۔ گھر، فاقہ 3۔ تحفہ۔

نظرِثانی باب سوم

فضول خرچی اور عیش پرستی کے سبب مُسرف بیٹے کو پیٹ بھرنے کیلئے غلاموں کی طرح کی ملازمت ڈھونڈنا پڑی جس سے اُسے شرم بھی محسوس ہوتی تھی کیونکہ اُس کی پرورش ایک امیر گھرانے میں ہوئی تھی۔ تب اُس نے سنجیدگی سے زندگی میں اپنی غلطیوں کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔

لیکن اُس کی سوچ میں وہ اہم تبدیلی جس کی اُسے ضرورت تھی ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی ۔ کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ ممکن ہے باپ اُسے معاف نہ کرے اور صرف ایک ملازم کی حیثیت سے ہی اُسے قبول کرے ۔ اِس لِئے اُس نے سوچا کہ وہ اپنے باپ سے اُس کے کھیتوں میں کام کرنے کی درخواست کرے گا۔

ایسی ہی سوچ بہت سے لوگ خُدا باپ کے متعلق بھی رکھتے ہیں ۔مگر اِس قسم کی سوچ رکھنے کی وجہ یہ کہ وہ لوگ خُدا ''باپ کی محبت'' سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جس طرح مُسرف بیٹا اپنے باپ کی محبت سے ناواقف تھا۔ بائبل مُقدّس کے مطابق اگر کوئی شخص خُدا باپ کی محبت کو جان لیتا ہے اور اپنے گُناہوں کو تسلیم کرتے ہوئے مسیح خُداوند کی صلیبی موت اور قیامت پر ایمان لے آتا ہے تو وہ حقیقی زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

؟	صفحہ 37 کے جوابات: 4۔خُدا، خُدا۔ 5۔محبت، راستباز۔6۔محبت

کیونکہ خُدا کے ساتھ رشتے اور رفاقت کی اصل بنیاد اپنے آپ کو خُدا باپ کے سامنے خالی کر دینے پر ہی ہے۔ جب ہم یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے خُدا باپ کے پاس جاتے ہیں تو وہ ہمارے تمام گُناہ بخش دیتا ہے کیونکہ خُدا ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے۔

امتحانی سوالنامہ

''باپ کی محبت'' کی پہچان سے پہلی والی سوچ اور رویئے میں تبدیلی والی سوچ جو خُدا ہمیں دیتا ہے اُن کو لکیریں لگا کر آپس میں ملائیں۔

پرانی سوچ	رویے میں تبدیلی والی سوچ
1۔ گُناہ ایک اچھا مشغلہ ہے	الف۔ میں اپنی کا خود انتظام نہیں کر سکتا۔
2۔ میں اپنی زندگی کا خود انتظام کر سکتا ہوں۔	ب۔ خُدا مجھے معاف کرتا ہے کیونکہ یسوعؔ میرے لِئے مُوا۔
3۔ میں اپنی حفاظت خود کر سکتا ہوں۔	ج۔ گُناہ ہر چیز کو برباد کر دیتا ہے۔
4۔ خُدا مجھے پسند نہں کرتا جب تک میں راست زندگی نہ گزاروں۔	د۔ مجھے خُدا کی ضرورت ہے تا کہ وہ میری دیکھ بھال کرے۔
5۔ خُدا مجھے معاف نہیں کرے گا جب تک میں کامل زندگی نہ گزاروں	ر۔ میں جیسا بھی ہوں خُدا مجھے معاف کرے گا۔

اُن الفاظ یا جملوں کے حصّوں پر دائرہ لگائیں جو فقرے کو مکمل کرتے ہیں۔

6۔اگر میں اچھی زندگی گزارنے کا وعدہ کروں تو مجھے

[خُدا] [میرے دوست] کی مدد کی ضرورت ہے

7۔سب سے مشکل یہ کہنا ہے۔ کہ

[میں غلط تھا] [میں زیادہ کوشش کروں گا]

8۔اگر میں اپنی مشکلات کو خود ہی حل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا تو میں چیزوں کو

[بہتر] [بدتر] بناتے ہوئے ختم ہو جاؤں گا۔

9۔خُدا مجھے معاف کرتا ہے کیونکہ

[میں اچھا انسان ہوں] [یسوعؔ نے میرے لِئے اپنی جان دی]

10۔خُدا مجھے اِس لِئے قبول کرتا ہے کیونکہ

[وہ جانتا ہے کہ میں اُس کی خدمت کروں گا] [وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے]

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 71 پر کریں)

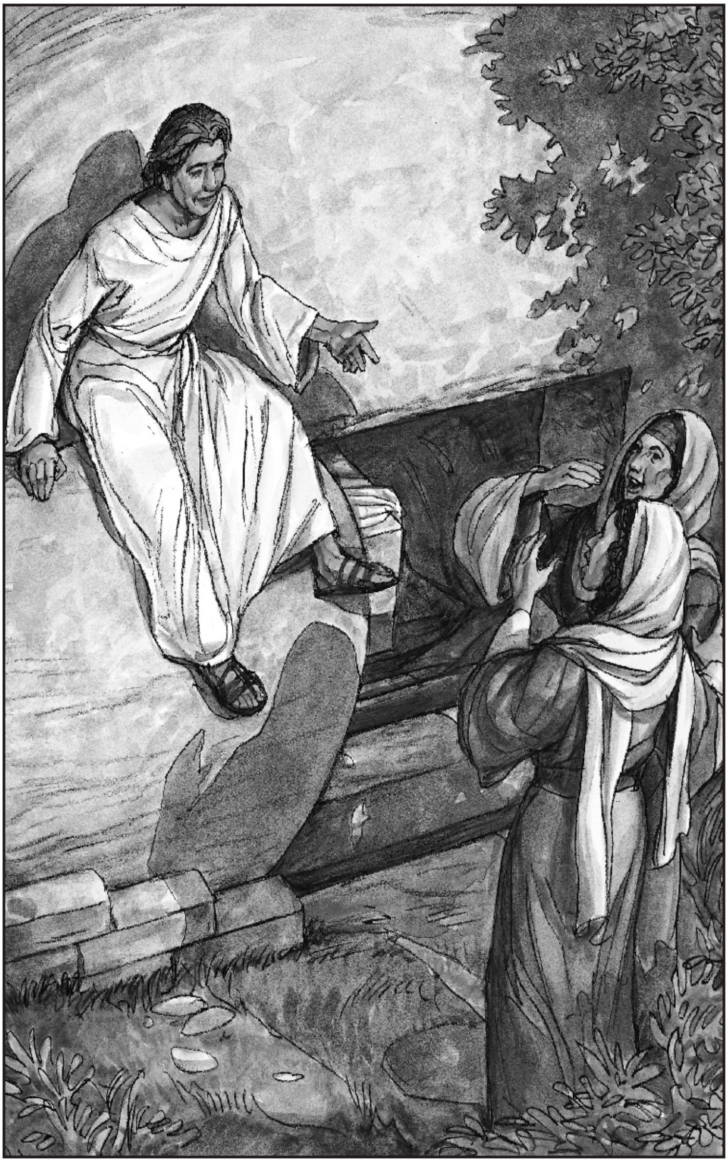

ایک فرشتہ عورتوں کو بتاتا ہے کہ یسوعؑ زندہ ہے اور
اُس کی قبر خالی ہے

چوتھا باب
نئ زندگی

بعض لوگ خُدا کے ساتھ اپنا رشتہ اور تعلقات استوار کرنے سے قبل اِسی کشمکش میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں کہ کیا وہ اِس قابل ہیں کہ خُدا اُن کو قبول کرلے؟ اپنے آپ کو خُدا کے قابل بنانے کیلئے وہ دُعا اور بائبل مُقدّس کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ عبادات کے ذریعے وہ اُس معیار کو پرکھتے رہتے ہیں جہاں وہ محسوس کرسکیں کہ اب وہ یقینی طور پر خُدا کے ساتھ وفادار رہ سکتے ہیں۔ یوں اِسی انتظار میں وہ اپنا وقت ضائع کردیتے ہیں۔

اگر آپ بھی ایسا ہی سوچ رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ آپ ہمیشہ انتظار ہی کرتے رہیں گے کہ کب آپ خُدا کے ساتھ سو فیصد وفادار اور پُر اعتماد ہوں۔ اِس طرح ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا کہ آپ کا خُدا پر ایمان، اُس کے ساتھ وفاداری اور راستبازی میں کامل ہو سکیں۔

سچ تو یہ ہے کہ آپ جیسے بھی ہیں آپ کو خُدا کے پاس اُسی حالت میں آنے کی ضرورت ہے اور اِس کیلئے آپ کو اِس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کہ آپ کی زندگی کتنی خراب ہے۔ بائبل مُقدّس میں مرقوم ہے، ''دیکھو اَب قبولیت کا وقت یہ نجات کا دِن ہے۔'' (2-کرنتھیوں 2:6) آپ کو اچھی زندگی بسر کرنے اور اچھی سوچ رکھنے کے وقت تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ آپ جیسے بھی ہیں خُدا آپ کو پیار کرتا ہے اور یسوؔع مسیح کے وسیلے قبول بھی کرتا ہے۔

جیسے مُسرف بیٹا اپنے گھر سے ابھی دُور ہی تھا لیکن جب اُس کے باپ نے اُسے دیکھا اور اُس کا دِل اپنے بیٹے کی محبت سے بھر آیا تو باپ نے دوڑ کر اپنے بیٹے کو گلے لگایا اور چوما۔

کلام مُقدّس میں لکھا ہے، ''پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا۔ وہ ابھی دُور ہی تھا کہ اُسے دیکھ کر اُس کے باپ کو ترس آیا اور دوڑ کر اُس کو گلے لگا لیا اور چُوما۔ بیٹے نے اُس سے کہا اے باپ! میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا۔ اَب اِس

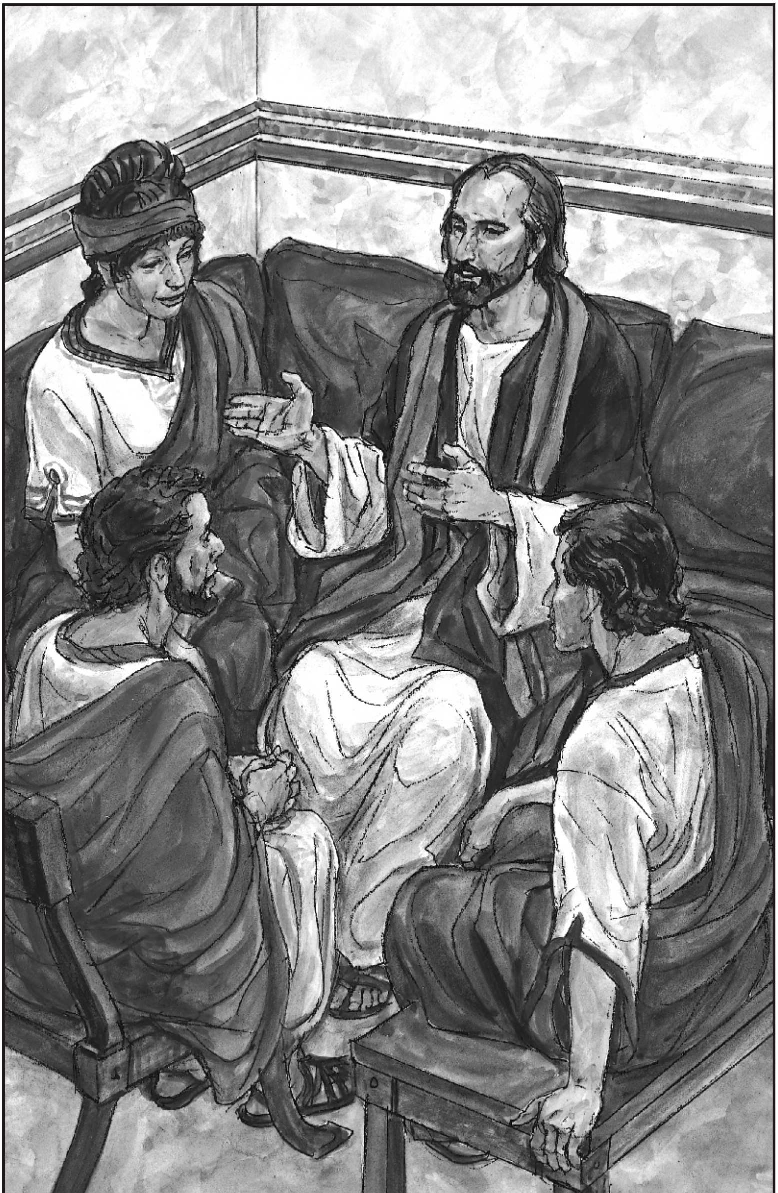

پولسؔ نے خوشخبری کو پھیلایا

لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ باپ نے اپنے نوکروں سے کہا اچھے سے اچھا لباس جلد نکال کر اِسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ۔ اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو تا کہ ہم کھا کر خوشی منائیں۔ کیونکہ میرا یہ بیٹا مُردہ تھا اَب زندہ ہوا۔ کھو گیا تھا اَب ملا ہے۔''

جب مُسرف بیٹا اپنے باپ کے گھر کی طرف چلا تو اُسے اپنے باپ سے اِس قسم کے سلوک کی توقع نہ تھی کیونکہ وہ سوچتا تھا کہ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہے گا اُسے گھر سے نکال دِیا جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ اُسے یہ اُمید تھی کہ اُس کا باپ اُس کی فریاد سن کر کہے گا کہ اُس نے جو کچھ کِیا ہے بہت بُرا کِیا ہے۔ اِس لِئے مُسرف بیٹا خاندان کے ایک فرد کی بجائے ایک ملازم کی حیثیت سے رہنے کے متعلق سوچتا رہا۔ وہ یہ بھی سوچتا تھا کہ ہوسکتا ہے اُس کا باپ اُس سے کہے ''اچھا میں تمہیں صرف نوکری اور رات کو سونے کیلئے جگہ دے سکتا ہوں اور اگر تم نے دوبارہ اِس قسم کی کوئی اور حرکت کی تو تمہیں یہاں سے جانا پڑے گا۔''

آیئے ہم یہ تصور کریں کہ گھر کے قریب پہنچ کر اُس کے چلنے کی رفتار کم ہوگئی ہوگی اور جو کچھ وہ اپنے باپ سے کہنا چاہتا تھا اُس کی ترتیب بھی بار بار درست کرتا ہوگا۔ اُس کے دماغ میں بہت سی باتیں اور سوچیں گھوم رہی ہوں گی۔ اِسی لِئے وہ اُن تمام مسائل کا حل اور سوالوں کے جواب تلاش کر کے اپنے باپ کو ملنا چاہتا تھا۔ جو اُس کی اور باپ کی گفتگو کے درمیان آ سکتا تھا۔ جیسے جائیداد کی بربادی، عیش پرستی، نشہ

بازی اورخاندان کے افراد کے ساتھ باہمی تعلقات اور بے شمار مسائل اُس کونظر آ رہے تھے۔لوگوں کی نظریں، خاندان کی بےسلوکی کا خوف اور باپ کا غصہ سب اُس کے قدموں کو بھاری کرتے جا رہے ہوں گے۔مگر جب وہ گھر سے ابھی دور ہی تھا تو اُس نے کِسی کو اپنی طرف آتے دیکھا اوراونچی آواز میں کچھ کہتے ہوئے بھی سُنا۔تب اُس کومعلوم ہوا کہ یہ تو اُس کا باپ ہے جو اونچی آواز میں اُس کا نام پکارتے ہوئے اُسے ملنے کیلئے تیزی سے بھاگا آ رہا تھا۔

باپ نے اُسے اپنے گلے لگا لیا۔اُس کے باپ نے اُسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا اور اُس کو چوما اور پیار کیا۔ممکن ہے کہ باپ اور بیٹے نے رونا بھی شروع کر دیا ہو۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ مُسرف بیٹے کو پہلی دفعہ یہ احساس ہوا ہو کہ گھر کو چھوڑتے وقت اُس نے کتنی بُری طرح اپنے باپ کا دِل توڑا تھا۔

وہ تو نوکر بننے آیا تھا کیونکہ اَب وہ خاندان میں ایک فرد کی حیثیت سے رہنے کا مستحق نہیں تھا۔مگر اُس کے باپ نے اُسے پوری بات کہنے کی مہلت بھی نہ دی اور نہ ہی اُس نے یہ پرواہ کی کہ اُس کا یہ بیٹا کِس قسم کے سلوک کا مستحق ہے۔صرف جِس چیز کی اُس نے پرواہ کی وہ یہ تھی کہ اُس کا بیٹا واپس آ گیا ہے۔اُس نے اپنے بیٹے سے یہ وعدہ بھی نہ لِیا کہ دوبارہ ایسی غلطی وہ نہیں کرے گا؟ اور نہ ہی اُس نے اُس کیلئے آزمائشی مُدت مقرر کی۔کیونکہ باپ یہ بھی جانتا تھا کہ اُس کا بیٹا اُس کا دِل دوبارہ توڑ سکتا ہے لیکن وہ اُس کو پھر بھی خوشی کے ساتھ واپس گھر لے آیا۔باپ کیلئے سب سے

باپ نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا، اُسے مُعاف کِیا اور گھر میں خوش آمدید کہا

اہم بات یہ نہ تھی کہ اُس کا بیٹا اپنے کیئے پر کتنا نادم اور شرمندہ ہے اور آئندہ اچھی طرح سے یا وفاداری کے ساتھ رہے گا بھی یا نہیں؟ بلکہ باپ کیلئے سب سے اہم چیز اُس کی اپنے بیٹے کیلئے محبت تھی۔

1۔ چھوٹے بیٹے نے سوچا کہ اُس کا باپ اُس کو.......................نہیں کرے گا۔

2۔ مُسرف بیٹا خاندان کے ایک فرد کی بجائے ایک.......................کی حیثیت سے رہنے کے متعلق سوچ رہا تھا۔

3۔ اُس کے باپ نے جب اُس کو دیکھا تو اُس کا دِل اپنے بیٹے کی.......................سے بھر آیا۔

4۔ باپ جانتا تھا کہ اُس کا بیٹا دوبارہ بھی اُس کا.......................توڑ سکتا ہے۔

5۔ باپ کیلئے سب سے اہم چیز یہ تھی کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنی.................رکھتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

خُدا باپ کے بارے میں آپ کی سوچ کیسی ہے؟ کیا وہ ہمارے واپس لوٹ آنے کے بارے میں پُر اُمید ہے اور کیا آپ بھی اُس کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے سوچ رہے ہیں؟

اگر آپ کے خیال میں ایسا ہے کہ آسمانی آپ کو دیکھ کر مایوس ہوگا یا اُس کے چہرے پر شکن ہوں گے اور وہ آپ کو دور دھکیل کر کہے گا کہ اِس سے پہلے کہ تو واپس آئے میں یہ دیکھنا چاہوں گا کہ تم واقعی میرے ساتھ مخلص بھی ہو کہ نہیں۔ اور اگر وہ ہمیں قبول کر بھی لیتا ہے تو اِس طرح تنبیہ کرے گا کہ تمہارے پاس دوبارہ غلطی کی گنجائش نہیں ورنہ تمہیں گھر سے نکال دِیا جائے گا۔

مگر خُدا باپ ایسا نہیں ہے بلکہ آپ یقین رکھیں وہ آپ کی واپسی سے بہت خوش ہوگا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ ایک بھی شخص جب نجات پاتا ہے تو آسمان پر ہزاروں فرشتے خوشیاں مناتے ہیں۔ وہ آپ کی واپسی کی خوشی میں ضیافت کا اہتمام کرتا ہے۔ خُدا آپ سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے، ''مجھے خوشی ہے کہ تم میرے پاس واپس لوٹ آئے ہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔

یسوعؔ مسیح کی صلیبی موت اور خُدا باپ کے سامنے ہمارے گناہوں کے فدیہ نے ہمارے قصوروں اور شرمندگی کو مٹا دِیا ہے۔ اِس لِئے مسیح خُداوند نہیں چاہتے کہ آپ ایسا محسوس کریں۔ اُس نے صلیبی موت اور دُکھ اِس لِئے برداشت کِئے تاکہ آپ کو گُناہوں سے رہائی دے اور آپ کی خُدا کے ساتھ صلح ہو سکے۔

؟ صفحہ 49 کے جوابات: 1۔قبول۔ 2۔ملازم۔ 3۔محبت۔ 4۔دِل۔5۔محبت۔

یسوعؔ المسیح نے فرمایا کہ کوئی بھی میرے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ہم شکر کریں کہ خُدا باپ ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے اور ہمارا درمیانی یسوعؔ مسیح بھی ہمارے ساتھ موجود ہے۔آپ یاد رکھیں کہ ہم اپنے نیک کاموں کے باعث خُدا باپ کے سامنے مقبول نہیں ہوتے بلکہ جب یسوعؔ اِس دُنیا میں رہا اور ہمارے گُناہوں کیلئے مُوا تو اُس نے وہ سب کچھ کیا جس کی ہمیں ضرورت تھی۔تا کہ ہم خُدا کے ساتھ سکونت اور اُس کی نظر میں مقبولیت حاصل کر سکیں۔

6۔بعض اوقات لوگ سوچتے ہیں کہ آسمانی باپ اُن کو دیکھ کر مایوس ہوگا یا اُس کے چہرے پر............................ہوں گے۔

7۔خُدا باپ ایسا نہیں ہے بلکہ آپ ....رکھیں کہ وہ آپ کی واپسی سے بہت خوش ہوگا۔

8۔مجھے .... ہے کہ تم میرے پاس واپس لوٹ آئے ہو اور میں تمہیں ....دلاتا ہوں کہ مجھے تم سے بے حد .... ہے۔خُدا باپ فرماتا ہے۔

9۔ہم ....کریں کہ خُدا باپ ہم سے ....محبت رکھتا ہے اور ہمارا ....یسوعؔ بھی ہمارے ساتھ موجود ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 54 پر ملاحظہ کریں)

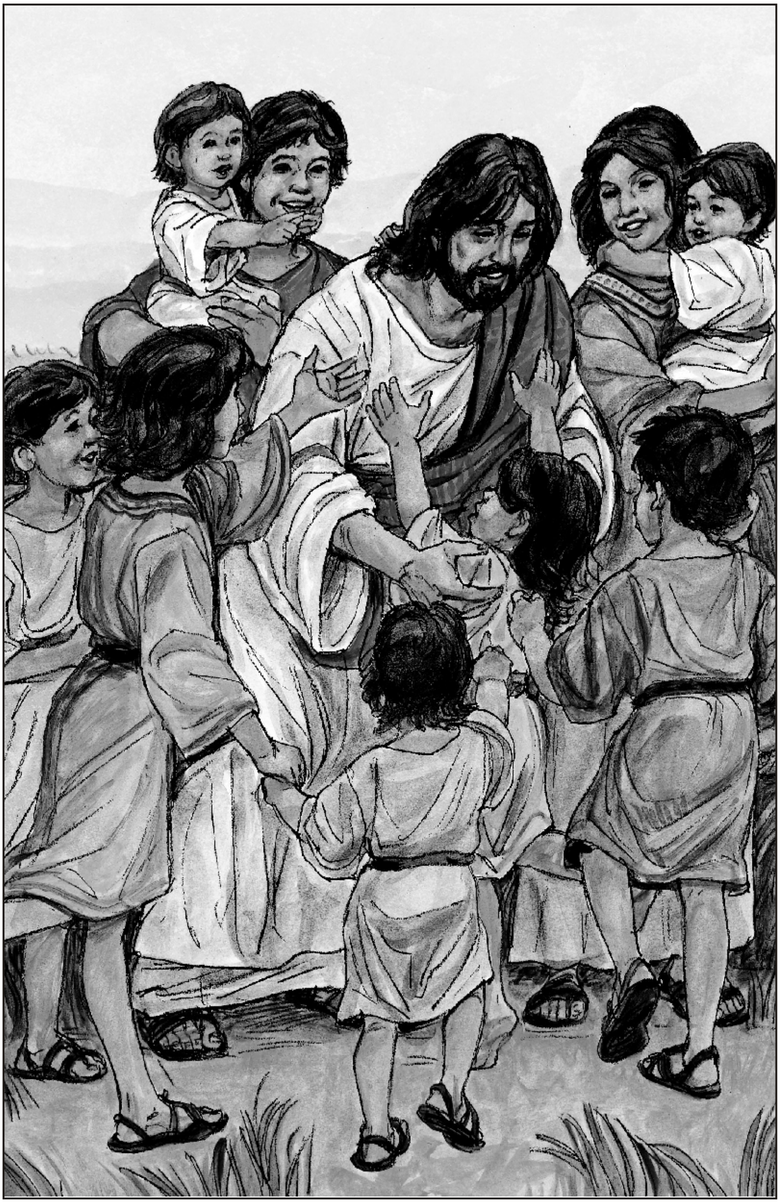

یسوعؔ تمام لوگوں کو اپنی بادشاہی میں دیکھنا چاہتا ہے اور خاص کر بچوں کو

نظرِثانی باب چہارم

بعض لوگ خُدا کے ساتھ اپنا رشتہ اور تعلقات استوار کرنے سے قبل اِسی کشمکش میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں کہ کیا وہ اِس قابل ہیں کہ خُدا اُن کو قبول کر لے؟ اپنے آپ کو خُدا کے قابل بنانے کیلئے وہ دُعا اور بائبل مُقدّس کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔عبادات کے ذریعے وہ اُس معیار کو پرکھتے رہتے ہیں جہاں وہ محسوس کر سکیں کہ اب وہ یقینی طور پر خُدا کے ساتھ وفادار رہ سکتے ہیں۔ یوں اِسی انتظار میں وہ اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر آپ بھی اِسی انتظار میں ہیں کہ کب آپ سو فیصد خُدا کے ساتھ وفادار ہوں گے تو وہ وقت کبھی نہیں آئے گا جب آپ کا خُدا پر ایمان اُس کے ساتھ وفاداری اور راستبازی میں کامل ہو سکیں گے۔ کیونکہ خُدا باپ ایسا نہیں ہے بلکہ آپ یقین کریں کہ وہ آپ کی واپسی سے بہت خوش ہوتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جب ایک شخص بھی نجات پاتا ہے تو آسمان پر ہزاروں فرشتے خوشیاں مناتے ہیں۔ خُدا آپ سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے، ''مجھے خوشی ہے تم میرے پاس واپس لوٹ آئے ہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔''

یسوؔع المسیح نے فرمایا کہ کوئی بھی میرے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ہم شکر کریں کہ خُدا باپ ہم سے ابدی محبت رکھتا ہے اور ہمارا درمیانی یسوؔع مسیح بھی ہمارے ساتھ موجود ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ ہم اپنے نیک کاموں کی بنیاد پر خُدا باپ کے

سامنے مقبول نہیں ہوتے بلکہ یسوعؔ مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے یہ ممکن ہوا ہے۔ اُس نے وہ سب کچھ کِیا جس کی ہمیں ضرورت تھی تا کہ ہم خُدا کے ساتھ سکونت اور اُس کی نظر میں مقبولیت حاصل کر سکیں۔

امتحانی سوالنامہ

درست جواب کے سامنے (+) اور غلط جواب کے سامنے 0 کا نشان لگائیں۔

1۔ چھوٹے بیٹے نے اپنے باپ کا دِل بڑی بُری طرح دُکھی کِیا تھا۔
2۔ چھوٹے بیٹے نے سوچا کہ جو کچھ ہوا ہے اُس کا باپ اُس کو بھول جائے گا۔
3۔ مُسرف بیٹے نے سوچا کہ باپ کے گھر میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔
4۔ باپ نے بیٹے کو قبول کر لیا لیکن اُس کو ایک آزمائشی وقت دِیا۔
5۔ باپ شرمسار تھا اور اُس نے لوگوں کو نہیں بتایا کہ اُس کا بیٹا واپس آ گیا ہے۔
6۔ باپ کو اِس میں دلچسپی نہیں تھی کہ وہ اپنے بیٹے سے کتنا کام لے سکتا ہے۔
7۔ باپ نے اپنے بیٹے سے یہ وعدہ نہیں لیا تھا کہ وہ دوبارہ غلطی نہیں کرے گا۔

؟ صفحہ 51 کے جوابات: 6۔شکن۔7۔یقین۔8۔خوشی، یقین، محبت۔
9۔شکر، ابدی، درمیانی۔

بہترین جواب پر نشان لگائیں

8۔ خُدا آپ کو قبول کرنے سے پہلے بتاتا ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔

_______ الف۔ اچھی زندگی گزارنی ہے۔

_______ ب۔ اپنے گُناہوں کا اقرار کرنا ہے۔

_______ ج۔ یہ ظاہر کرنا ہے کہ آپ مخلص زندگی بسر کریں گے۔

_______ د۔ آپ کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں۔

9۔ یسوعؔ نے صلیبی موت کیوں برداشت کی۔

_______ الف۔تاکہ آپ اپنے گناہوں کے متعلق نادم ہوں۔

_______ ب۔لوگوں کو حقیقی تابعداری کی مثال دینے کیلئے

_______ ج۔گنہگاروں کو تنبیہ کرنے کیلئے

_______ د۔آپ کو گناہوں سے مکمل رہائی دینے کیلئے۔

10۔ خُدا کی محبت کا جواب دینے کا بہترین طریقہ

_______ الف۔اپنے آپ کو مسلسل یاددلاتے رہیں کہ آپ اِس کے مستحق ہیں۔

_______ ب۔باقاعدگی سے عبادت کرنے کا وعدہ۔

_______ ج۔اچھی زندگی گزارنا تاکہ وہ آپ سے محبت کرنا بند نہ کرے۔

_______ د۔اُس کے تابع زندگی بسر کرنا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 71 پر ملاحظہ کریں)

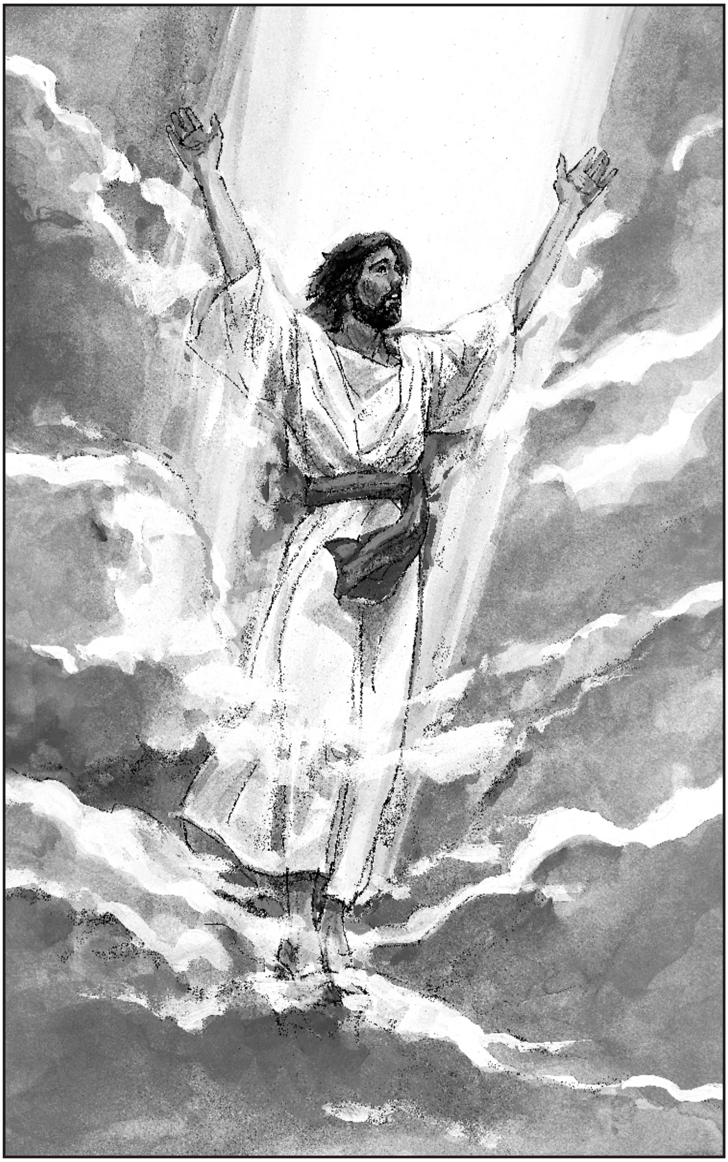

یسوعؔ مُردوں میں سے زِندہ ہُوا اور آسمان پر چلا گیا

پانچواں باب

دونوں بیٹے "باپ کی محبت" کو سمجھنے سے قاصر

اِس تمثیل میں باپ کے دونوں بیٹوں کا ذکر ہے۔ ایک بیٹے نے گھر چھوڑ کر آوارہ زندگی اختیار کی۔ لیکن دوسرے بیٹے نے گھر میں ہی رہ کر باپ کی خدمت کی۔

لیکن حقیقت میں اُن دونوں بیٹوں نے اپنے باپ کا دِل دُکھایا تھا۔ اپنے بیٹوں کی زندگی اور سوچ کو دیکھ کر اُسے بہت مایوسی ہوئی تھی۔ اگر چہ بڑا بیٹا وہ سب کام

کرتا تھا جو باپ اُسے کرنے کیلئے کہتا تھا۔ مگر اُسے یہ یقین نہیں تھا کہ اُس کا باپ اُس کی فکر کرتا ہے یا اُس سے محبت رکھتا ہے۔ لیکن باپ کی یہ خواہش تھی کہ اُس کے بیٹے یہ جان سکیں کہ وہ اُن سے بہت محبت رکھتا ہے۔

اِس تمثیل میں یسوؔع نے خُدا باپ کی محبت کا حقیقی تصور پیش کیا تا کہ ہم یہ جان سکیں کہ خُدا ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُس کے ساتھ کِس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اِس لِئے ہم سب سے پہلے اِس بات کو سمجھیں کہ خُدا ہم سے کتنی محبت رکھتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ہم اُس کی محبت کو سمجھنے سے بالکل قاصر ہوتے ہیں جِس کی وجہ سے خُدا باپ کا دِل دُکھی ہوتا ہے۔

اِس بات پر غور کریں کہ اِس تمثیل میں باپ کِس طرح اپنے فرمانبردار اور نافرمان دونوں بیٹوں سے ہی ملنے کیلئے گھر سے باہر جاتا ہے۔ اِس سے آپ خُدا باپ کی محبت کا اندازہ بھی لگا سکتے ہیں۔

کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، ''لیکن اُس کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ جب وہ آ کر گھر کے نزدیک پہنچا تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سُنی ۔ اور ایک نوکر کو بُلا کر دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا تیرا بھائی آ گیا ہے اور تیرے باپ نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا ہے کیونکہ اُسے بھلا چنگا پایا ہے۔ وہ غُصہ ہوا اور اندر جانا نہ چاہا مگر اُس کا باپ باہر جا کر اُسے منانے لگا۔ اُس نے اپنے باپ سے

جواب میں کہا دیکھ اتنے برسوں سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیری حُکم عدولی نہیں کی مگر مجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دیا تو اُس کیلئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا۔ اُس نے اُس سے کہا بیٹا! تُو تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور جو کُچھ میرا ہے تیرا ہی ہے۔ لیکن خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی مُردہ تھا۔ اَب زِندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا۔ اَب ملا ہے‘‘۔(لوقا15:25-32)۔

جب چھوٹے بھائی کیلئے ضیافت کی خبر بڑے بیٹے کو مِلی تو وہ اپنے باپ کے ساتھ ناراض ہو گیا۔ کیونکہ اُس کیلئے کبھی کِسی ضیافت کا اہتمام نہیں کِیا گیا تھا۔ اُس کے باپ نے اُسے بتایا ’’بیٹا تُو تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور جو کُچھ میرا ہے وہ تیرا ہی ہے۔‘‘ اِس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھی اپنے دوستوں کے ساتھ کِسی بھی ضیافت کا انتظام کر سکتا تھا۔ اُس کو صرف اپنے باپ سے کہنے کی ہی ضرورت تھی۔ مگر اُس نے اپنے باپ کو ایسا کبھی نہیں کہا تھا۔

کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ بڑے بیٹے نے ایسا کیوں کہا؟ اگر آپ اُس کی پہلی بات پر غور کریں جو اُس نے اپنے باپ سے کہی تھی کہ ’’دیکھ اتنے برسوں سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیری حُکم عدولی نہیں کی‘‘ تو اولاً وہ اپنے باپ کے سامنے اپنے آپ کو غلام سے زیادہ حیثیت نہیں دے رہا تھا۔ دوسرا وہ اپنے آپ کو فرمانبردار اور نیک ثابت کر رہا تھا۔ لیکن اُس بیٹے نے ایک غلام کی طرح باپ کی محبت میں رہنا

سیکھا تھا جس کا اُس نے اظہار بھی کر دِیا۔ لیکن اُس نے اپنے باپ کے گھر میں صرف محنت اور مشقت ہی کی تھی کیونکہ اُس کو اِس بات کا یقین نہیں تھا کہ اُس کا باپ اُس کی فکر کرتا یا اُس سے محبت رکھتا ہے۔ اُس کا یہ بھی خیال تھا کہ باپ صرف اُس کی اتنی ہی فکر کرتا ہے جتنا کہ وہ اپنے باپ کیلئے کام کر سکتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ بڑے بیٹے نے اپنی خواہشات اور اپنے جذبات کے بارے میں اپنے باپ کو کبھی نہ بتایا وہ اپنے باپ کے بارے میں ہی خیال کرتا رہا کہ باپ کو اُس کی فرمانبرداری سے ہی غرض ہے۔ باپ کی محبت کو یہ بیٹا بھی نہ سمجھ سکا اور اپنے دِل میں اپنے باپ کیلئے غلط خیالات اور شکوک کے ساتھ زندگی بسر کرتا رہا۔

ممکن ہے آپ بھی خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں ایسا ہی سوچتے ہوں۔ شائد آپ سوچتے ہوں کہ خُدا کو آپ کی پسند اور نہ پسند کی کوئی فکر نہیں۔ یا زندگی میں آپ کیا چاہتے ہیں اور آپ کے کیسے احساسات ہیں۔ اِس لِئے ممکن ہے آپ نے سوچا ہو کہ خُدا باپ کو سب سے زیادہ جس چیز کی سب سے زیادہ فکر ہے وہ ہماری تابعداری ہے۔

اِسی لِئے ہم خُدا باپ سے کچھ زیادہ نہیں مانگتے کیونکہ ہم خُدا باپ کی محبت کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ ہماری خُدا کے ساتھ رفاقت بھی کمزور ہی رہتی ہے۔ جس سے ہماری خُدا باپ سے توقعات بھی کم ہی رہتی ہیں۔ اگر خُدا آپ کو بیٹے اور بیٹیاں

ہونے کا حق دیتا ہے اور اُس کی یہ خواہش بھی ہے کہ آپ اُسے باپ کی حیثیت سے جانیں نہ کہ آقا کی حیثیت سے۔ خُدا کے رویے کو سمجھنے کیلئے ہمیں زمینی باپ کے رویے کو مدِ نظر رکھنا پڑے گا۔

اگر آپ کا زمینی باپ شفیق یا مہربان نہیں ہے پھر شائد آپ کیلئے اِس بات کو سمجھنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن اگر آپ کا باپ ایک محبت کرنے والا شخص ہے یا آپ کے اپنے بھی بچے ہیں جن سے آپ بہت محبت کرتے ہیں تو آپ ضرور خُدا باپ کی محبت کو بھی پہچان سکیں گے۔

آپ اپنے بچوں کو وہ تمام چیزیں دینا پسند کرتے ہیں جن چیزوں کی وہ خواہش کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے اپنے بچے ہیں اور آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ اُن کی ضروریات کو ہر ممکن طریقہ سے پورا کیا جائے اور اُن کو خوش رکھیں۔

مگر خُدا اپنے بیٹے اور بیٹیوں کیلئے انسان سے کہیں زیادہ بڑھ کر شفیق اور محبت کرنے والا باپ ہے۔ یسوعؔ المسیح نے فرمایا، ''پس جب کہ تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔؟'' (متی 11:7)

اِس تمثیل سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ بڑے بیٹے نے بھی اپنے باپ کا دِل دکھایا اور اُسے رنجیدہ کیا کیونکہ اُس نے بھی یقین نہ کیا کہ اُس کا باپ اُس کی فکر کرتا اور اُس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن صرف یہی بات نہیں جو اُس نے اپنے باپ کا دِل دکھانے کیلئے کی تھی بلکہ جو بات اُس کے باپ کیلئے دُکھ کا باعث بنی تھی وہ اُس کا اپنے چھوٹے بھائی کے بارے میں غلط رویہ تھا۔

بڑا بھائی اپنی زندگی کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کی زندگی کا موازنہ کرتا ہے۔ وہ اپنے باپ سے کہتا ہے کہ میں تو تیری خدمت ہی کرتا رہا ہوں اور کبھی تیری حُکم عدولی نہیں کی لیکن تیرے چھوٹے بیٹے نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دیا اور ہم سب کو دُکھ پہنچایا۔ بڑے بیٹے کا یہی مطلب تھا کہ اُس کی ذات کو قبول کیا جانا چاہیے۔ اَب چھوٹے بیٹے کو قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ یا کم از کم اُس نے سوچا کہ باپ کو چھوٹے بیٹے کی نسبت اُس سے زیادہ محبت رکھنی چاہیے۔

جب بڑے بیٹے نے اپنا موازنہ اپنے چھوٹے بھائی سے کِیا تو اُس نے سوچا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی سے زیادہ عزت کا مستحق ہے۔ لیکن جب اُس نے باپ کو اپنے چھوٹے بھائی سے پیار کرتے اور اُسے قبول کرتے دیکھا جو اُس کا مستحق نہیں تھا تو وہ بہت پریشان اور رنجیدہ ہوا اور اُس نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کے رویے اور اُس کی محبت کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

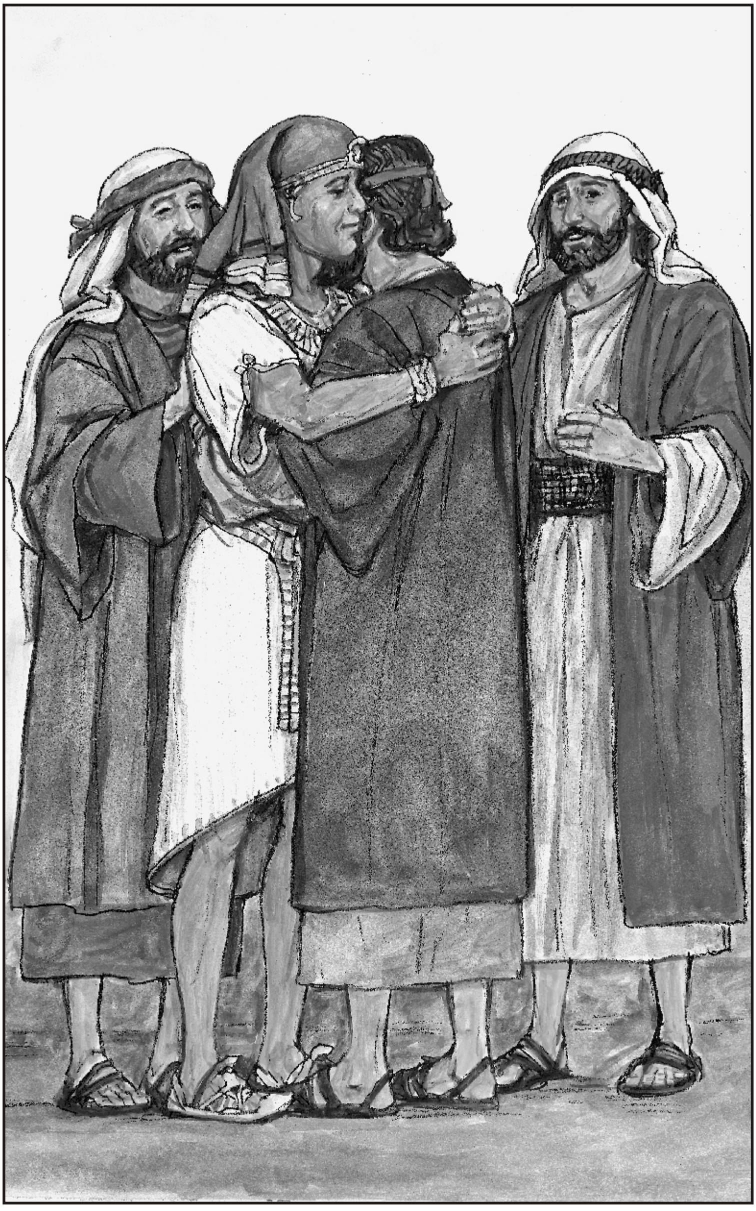

یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو گلے سے لگایا اور اُنہیں مُعاف کِیا

ذرا غور کریں کیا آپ بھی مُسرف بیٹے کے بڑے بھائی کی مانند ہیں؟ کیا آپ بھی اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرتے ہیں؟ اور کیا آپ بھی یہ سوچتے ہیں کہ کون زیادہ بہتر ہے اور کون خُدا باپ کی برکات کا زیادہ مستحق ہے؟ اگر ایسا ہے تو آپ بھی مُسرف بیٹے کے بڑے بھائی جیسے ہیں مگر خُدا باپ سب کو معاف کرتا اور قبول کرتا ہے کیونکہ وہ سب سے یکساں محبت رکھتا ہے۔

ہمیں خُدا باپ کی محبت کو اپنے لِئے پہچاننا ہے اور اپنی زندگی کا مقابلہ یا موازنہ دوسروں کے ساتھ نہیں کرنا ہے۔ خُدا باپ کی محبت اپنی زندگی میں درست مطلب نکال کر ہی ہم خُدا باپ کی محبت کو پورے طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

یسوعؔ مسیح اُن لکیروں کو جو دوسروں میں تفریق پیدا کرے مٹاتا ہے۔ وہ دُنیا کے ہر شخص کے ساتھ پیار کرتا ہے اور لوگوں کو نجات دینے کیلئے کوئی تفریق نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ گُناہوں اور ابدی موت سے سب نجات حاصل کریں۔ اِس لِئے جو اُسے قبول کر لیتے ہیں وہ اُنہیں پیار کرتا اور اپنے خاندان میں شامل کر لیتا ہے۔ وہ آپ کو بھی دعوت دیتا ہے کہ، ''اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو میرے پاس میں تمہیں آرام دوں گا۔'' (متی 28:11)۔

اگر آپ اپنا موازنہ دوسرے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں اور اُن کو پرکھتے رہتے ہیں تو یہ ایک ایسا بھاری بوجھ ہے جِسے آپ اپنے اوپر اُٹھائے پھرتے ہیں۔ کیا

آپ ایسے بوجھ سے تھکتے نہیں ہیں؟ اور اگر آپ اِس بوجھ سے تھک چکے ہیں تو یسوعؔ مسیح کی اِس دعوت کو قبول کرتے ہوئے اِس بوجھ کو اپنے اوپر سے اُتار پھینکیں اور اُس جشن میں شریک ہو جائیں جو خُدا باپ نے نجات پانے والوں کیلئے ترتیب دِیا ہے۔ ہر ایک کیلئے دعوتِ عام ہے اور یہ جشن ہمیشہ تک چلتا رہے گا۔

خُدا باپ آپ سے پیار کرتا ہے اور اِس بات کو اَور لوگوں تک پہنچانا ہم سب کا فرض ہے تا کہ وہ سب جو باپ کی محبت کو سمجھنے سے قاصر ہیں وہ بھی خُدا باپ کی ابدی محبت کو سمجھ سکیں۔

''یہ ہمارے منجی خُدا کے نزدیک عمدہ اور پسندیدہ ہے وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔(1۔ تیمتھیس 2:3-4)

معنی اور تشریحات

مُسرف	فضول خرچ
قبول کرنا	یقین کرنا، اتفاق کرنا
منشیات	نشہ آور، جس سے نشہ پیدا ہوا
اثر انداز ہونا	تبدیلی لانا، کسی کی خواہش کو تبدیل کرنا
موافق ہونا	مطابق ہونا، طبیعت کے مناسب ہونا
شرمسار	شرمندہ، جرم کا احساس ہونا
سودا	معاملہ، ایک دوسرے کیلیئے کچھ کرنے کا معائدہ
جشن منانا	خوشی منانا
وضاحت	تشریح کرنا، واضح کرنا
وعدہ	اقرار، عہد
مستحق	حق دار، سزاوار

مایوسی	ناامیدی، ناکامی
ناخلف	نالائق بیٹا، والدین کی اطاعت نہ کرنے والا
ابدیت	ہمیشگی، مرنے کے بعد کا وقت
تجربہ	جانچ، پرکھ
تنبیہ	خبرداری، سرزنش
جُرم	قصور، خلافِ قانون حرکت
ریاکار	منافق، مکار
نظرانداز کرنا	توجہ نہ کرنا، نگاہ سے گرانا
اثرانداز ہونا	کسی کا اثر رکھنا، عمل
وراثت	کسی کے مرنے کے بعد جائیداد کا ملنا
انتظام	بندوبست کرنا، اہتمام کرنا
تابعدار	مطیع، فرمانبردار

ضیافت	کچھ افراد کا کھانے اور مشاغل کیلئے اکٹھا ہونا
فخر	ناز، غرور، شیخی
ردّ کر دینا	کسی چیز کو ماننے سے انکار کر دینا
تعلقات	رشتہ داری، واسطہ
مذہبی	دینی، اپنے ایمان پر چلنے والا
توقیر	عزت، احترام
ڈراؤنا	خوفناک، بھیانک
ایماندار	دیندار، سچا، دیانت دار
موقع	خاص وقت، خاص مقام
فاقہ	خوراک کی کمی

پہلے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 15,14)

1۔+ ۔2۔0۔3۔+ ۔4۔+ ۔5۔تمثیلات، تعلیم ۔6۔شریعت، بادشاہی۔
7۔راستبازی، ایمان۔ 8۔باپ، بیٹے۔9۔محبت، باپ۔

دوسرے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 27,26,25)

1۔ب۔2۔الف۔3۔الف۔4۔ج۔5۔ج۔6۔ج۔7۔ب۔

تیسرے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 41,40)

1۔ج۔2۔الف۔3۔د۔4۔ب۔5۔ر۔6۔خُدا۔7۔میں غلط تھا۔8۔بدتر
9۔یسوؔع نے میرے لِئے اپنی جان دی۔10۔وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے۔

چوتھے باب کے امتحانی جوابات (صفحہ 55,54)

1۔+۔2۔0۔3۔+۔4۔0۔5۔0۔6۔+۔7۔+۔8۔ب۔9۔د۔10۔د

"باپ کی محبت"

نتائج کے حصول کیلئے آخری امتحانی سوالنامہ

خالی جگہ پُر کریں۔

1۔یہ سمجھانے کیلئے کہ ہمیں خُدا کے ساتھ زندگی کیسے گزارنی ہے یسوؔع نے ....میں تعلیم دی۔

2۔..............................میں خُدا کی بادشاہی کو اُن چیزوں اور واقعات کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے جنہیں لوگ آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔

3۔بائبل مُقدّس میں اُن کاموں کو جنہیں کرنا یا نہیں کرنا......................کہتی ہے۔

4۔خُدا باپ کی محبت کو ....کیلئے یسوؔع مسیح نے مُسرف بیٹے کی ....پیش کی۔

5۔اِس تمثیل میں ....کا دِل ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اُس کے دونوں بیٹے یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ باپ اُن سے کتنی محبت رکھتا ہے۔

اِس تمثیل کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد آپ خُدا باپ کی محبت کے متعلق کیا تصور رکھتے ہیں درست جواب کے آگے ہاں لکھیں اور غلط جواب کے سامنے نہیں لکھیں۔

6۔یسوعؔ آپ کیلئے مُوا اور آپ جیسے بھی ہیں خُدا آپ کو قبول کرتا ہے۔

7۔جتنی اچھی زندگی آپ گزاریں خُدا اُتنا ہی آپ سے محبت رکھتا ہے۔

8۔جب آپ خُدا باپ کو بھول جاتے ہیں تو وہ دُکھی ہو جاتا ہے۔

9۔خُدا آپ کے جذبات کی فکر کرتا ہے نہ کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں۔

10۔خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس پر یقین کریں کہ وہ آپ سے ابدی محبت رکھتا ہے۔

11۔خُدا کو اِس کی بالکل پرواہ نہیں کہ آپ کی زندگی میں کوئی خوشی ہے یا نہیں۔

اِن فقرات کے ساتھ ''×'' لگائیں جو پرانے اندازِفکر (شریعت) کی عکاسی کرتے ہیں اور '' '' کا نشان اُن فقرات کے ساتھ لگائیں جو نئے اندازِفکر (انجیل) کی عکاسی کرتے ہیں۔

________ 12۔میں نے بہت سے گُناہ کِئے ہیں خُدا مجھے واپس قبول نہیں کرے گا۔

________ 13۔جو کچھ میں نے کِیا ہے اگر میں واقعی اُس پر شرمسار ہوں گا تو خُدا مجھے واقعی قبول کرے گا۔

______ 14۔ضرورت ہے کہ خُدا میری زندگی کا راہنما ہو جائے کیونکہ جب میں خود اپنی زندگی کے فیصلے کرتا ہوں تو سب کچھ خراب ہو جاتا ہے۔

______ 15۔ جو لوگ بدترین گنہگار ہیں میں اُن کی نسبت خُدا کی محبت اور قبولیت کا زیادہ مستحق ہوں۔

______ 16۔خُدا مجھ سے پیار کرتا ہے قطع نظر میری تابعداری اور فرمانبرداری کے کاموں کے۔

______ 17۔ مجھے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں جب تک کہ خُدا کے پاس آنے کیلئے میرا رویہ اچھا نہ ہو۔

ہر سوال کے دو صحیح جوابات کے سامنے"@" کا نشان لگائیں

18۔ جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ میں نے اپنی زندگی برباد کر دی ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟۔

______ الف۔اپنے اعمال کو درست کروں پھر خُدا مجھے قبول کر لے گا

______ ب۔تسلیم کروں کہ میں نے بُرا کام کِیا ہے۔

______ ج۔خُدا کے پاس معافی اور مدد کیلئے فوراً آئیں۔

19۔جب خُدا یہ بتائے کہ ''میں تم سے پیار کرتا ہوں'' تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

________ الف۔میں یقین کرلوں۔

________ ب۔اُس کی محبت سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

________ ج۔میں سوچوں کہ ایسے الفاظ صرف مذہبی لوگوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

20۔جب میں یسوعؑ کے پاس بڑے گنہگاروں کو آتے دیکھوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

________ الف۔یہ سوچوں کہ یہ سب ریاکار ہیں اور خُدا اِن کو رد کردے گا۔

________ ب۔یہ سوچوں کہ اگر خُدا مجھے معاف کرسکتا ہے تو اُنہیں بھی معاف کرسکتا ہے۔

________ ج۔خُدا کے ساتھ خوشی مناؤں۔

21۔جب زندگی میں مجھے خوشی حاصل ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

________ الف۔یہ سوچوں کہ مجھے سب کچھ خود ہی کرنا ہے کیونکہ خُدا کو میری خوشی سے کوئی دلچسپی نہیں۔

________ ب۔مجھے خُدا کا شکر کرنا چاہیے۔

________ ج۔میں یقین کروں کہ خُدا میری خوشی کے بارے میں سوچتا ہے۔

22۔ مجھے یسوعؔ المسیح کے تابع زندگی بسر کرنی چاہیے؟

______ الف۔ کیونکہ اِس طرح زندگی زیادہ پُرمعنی ہو جاتی ہے۔

______ ب۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس میں خُدا اور میں دونوں مل کر کام کر سکتے ہیں۔

______ ج۔ کیونکہ اگر میں راستبازی کی زندگی نہیں گزارتا تو خُدا مجھے رد کر دے گا۔

برائے مہربانی درج ذیل مُعلومات تحریر کریں۔

نام.. ولدیت..

عمر.. رول نمبر..

تعلیمی قابلیت... فون نمبر ....

پتہ...

....

....

برائے مہربانی اِس کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی بیان کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تعلیماتِ بائبل مُقدّس
کی سِلسِلہ وار کُتب

دوسرا کورس

یہ کورس
درج ذیل کُتب پر مشتمل ہے

13۔ باپ کی محبت
14۔ زندہ اِیمان
15۔ خُدا نے اُن کو نَر و ناری پیدا کیا
16۔ موت کے بعد زندگی
17۔ خُدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا
18۔ یوحنّا کی اِنجیل
19۔ اماؤس کی راہ
20۔ رُومیوں کے نام خط
21۔ فضل کے ذرائع
22۔ مسیحی کلیسیاء
23۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کی تمثیلیں
24۔ ایمان لاؤ زندگی پاؤ

تعلیماتِ بائبل مُقدّس کی سِلسِلہ وار کُتب کے
اضافی کورس اِس کِتاب کے آخری صفحہ پر
درج پتہ پر میسر ہَیں

Printed in Pakistan

مزید معلومات کیلئے

یا مزید کورس کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس 6#

ساہیوال 57000

The Loving Father - Urdu
Copyright © 2011